Joseph Anerews
Henry Fielding

جوزف اینڈریوز

ہنری فیلڈنگ

سید عرفان علی

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

پامیلا

شامیلا

جوزف اینڈریوز

ٹوم جونز

اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

تاریخ ساز انگریزی ادب

ہنری فیلڈنگ کا ظہور

بابائے ناول نگاری

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

The Medieval Period 455 -1485

Old English (O.E) or Anglo-Saxon Period 450-1066

Beowulf

Middle English Period 1066-1500

1377

Piers Plowman by William Langland

The Age of Chaucer 1350-1400

1392

The Canterbury Tales

Geoffrey Chaucer

The Renaissance / Reformation 1485-1660

Early Tudor Period 1485-1558

1517

Martin Luther

1530

Sir Thomas Wyatt

Henry Howard, Earl of Surrey

The Elizabethan Age 1558-1603

Sir Philip Sidney 1578 – 1586

1587

Thomas Kyd

The Spanish Tragedy

Christopher Marlowe 1588-1593
William Shakespeare 1588-1613
1590
The Faerie Queene
Poem by Edmund Spenser

The Jacobean Age 1603-1625
Shakespeare's later work
John Donne 1590- 1617
Francis Bacon 1597- 1612.
Ben Jonson 1598- 1614
John Webster 1609- 1624

The Caroline Age 1625-1649
George Herbert,
Robert Herrick
Sons of Ben (devotion to Ben Jonson)

Neo-classical Period 1660-1798

Commonwealth Age / Puritan Age / Age of Milton 1649-1660
John Milton Paradise Lost 1658-1664
Andrew Marvell 1681 To His Coy Mistress

The Restoration Period or The Age of Dryden 1660-1700
John Dryden
William Congreve 1693-1700
John Bunyan - The Pilgrim's Progress - 1678

Augustan Age / Age of Pope 1700-1745
Alexander Pope The Rape of the Lock 1712
Dr. Jonathan Swift Gulliver's Travels 1726
Lady Mary Wortley Montagu 1716
Daniel Defoe 1719-1724
Joseph Addison 1705- 1714
Richard Steele 1701 -1722

Age of sensibility / Age of Johnson 1745-1798
Edmund Burke
Edward Gibbon
Decline and Fall of the Roman Empire 1776-1788.
James Boswell
Dr. Samuel Johnson 1749- 1781

Henry Fielding 1730-1750

جوزف اینڈریوز ہنری فیلڈنگ

Joseph Andrews
Henry Fielding
First published: 1742

Samuel Richardson 1740-1753

پامیلا سیموئل رچرڈسن

Tobias Smollett 1748-1771

Laurence Sterne 1759

William Cowper The Task 1785

بابائے ناول نگاری

پامیلا سیموئل رچرڈسن

جوزف اینڈریوز ہنری فیلڈنگ

سیموئل رچرڈسن اور ہنری فیلڈنگ

ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں

انکے ناولز

پامیلا شامیلا اور جوزف اینڈریوز

بھی ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں

رچرڈسن نے پامیلا لکھا

تو اسکے جواب میں فیلڈنگ نے

شامیلا لکھ کر بتایا کہ عورت اتنی بھی اچھی نہیں ہوتی جتنی کہ پامیلا

اور پھر جوزف اینڈریوز میں دکھایا کہ صرف لڑکی نہیں لڑکا بھی پاکباز ہو سکتا ہے۔

Samuel Richardson

Born: 1689 - Died: 1761

Pamela; or, Virtue Rewarded (1740),

Clarissa: Or the History of a Young Lady (1748) and

The History of Sir Charles Grandison (1753)

Henry Fielding

Born: 1707 - Died: 1754

Shamela (1741)

Joseph Andrews (1742) and

Tom Jones (1749)

Book 1

جوزف اینڈریوز

حصہ اول

مسٹر اینڈریو، اس کی پیدائش، والدین، تعلیم، شاندار فطری صلاحیتیں اور کچھ باتیں اس کے آباؤ اجداد کے بارے میں۔

مسٹر جوزف اینڈریوز، ہمارا ہیرو جس کی تاریخ کو بیان کیا جا رہا ہے، Gaffar and Gammer Andrews کا اکلوتا بیٹا تھا اور پامیلا کا بھائی، جس کے نیک کردار کی ہر طرف دھوم مچی ہوئی ہے۔ اس کے شجرہ نسب اور آباءواجداد کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی بہت کوشش کی مگر بہت کم معلوم ہو سکا۔ ہم صرف اس کے پردادا تک پہنچ سکے جو کہ بڑی عمر کے نیک انسان اور cudgel player (دو آدمی لکڑی کے ڈنڈے کے ساتھ آپس میں لڑنے کے انداز میں کھیلتے ہیں) کے ماہر تھے۔ اور ان سے پچھلے آباؤ اجداد کے بارے میں کوئی مصدقہ معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔ لیکن اگر ایک انسان اعلی خاندان سے تعلق نہ بھی رکھے تو کیا وہ اپنی نیک صفات کی وجہ سے بلند مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ حالانکہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک انسان کوئی صلاحیت نہ ہونے کے باوجود اپنے خاندان کی وجہ سے بلند مرتبے کے مزے لوٹ رہا ہوتا ہے۔

صرف دس سال کی کم عمر میں اینڈریوز کو Sir Thomas Booby کے پاس ملازمت پر بھیج دیا گیا جو ایک بڑی جائیداد کے مالک تھے۔ کھیتوں میں پرندوں کو فصل سے دور رکھنے کا کام اسے دیا گیا۔ لیکن اس کی آواز اس قدر سریلی تھی کہ پرندے اس سے خوفزدہ ہونے کے بجائے اس کی طرف کھنچے چلے آتے۔ اسی وجہ سے اس کی ڈیوٹی تبدیل کر کے شکاری کے حوالے کر دی گئی۔ یہاں بھی اس کی نرم و ملائم آواز شکاری کتوں کو کنٹرول نہ کر سکی۔ شکاری نے کتوں کی ہر غلطی کا ذمہ اینڈریوز پر ڈالتے ہوئے اس غریب کی وہاں سے چھٹی کروا دی۔

گھوڑوں کے اصطبل میں جب اس کی ڈیوٹی لگائی گئی تو اسے اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع مل گیا۔ اپنی کم عمری کے باوجود Sir Thomas Booby کیلئے گھوڑا دوڑاتے سرکش ترین گھوڑوں کو بھی اتنی عمدگی سے دوڑاتا کہ ہر ایک حیران رہ جاتا۔ Joey کو ان کا گھوڑا دوڑانے کی بھی اجازت دی ہوئے کئی ایک مقابلے جیتے تو ہمسائے بھی ان سے کہنے لگے کہ چھوٹے جوئی کس گھوڑے پر موجود ہو گا اور جو گھوڑے کے بجائے گھڑ Joey جائے۔ اور مقابلوں سے پہلے یہاں تک پوچھا جاتا کہ جوئی سوار کے اوپر لگایا جاتا۔ اس کی اہمیت اس وقت اور بھی بڑھ گئی جب اس نے انہیں جواریوں کی ایک بہت بڑی رقم بطور رشوت

کو یہ Lady Booby وصول کرنے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے لوگ اس کے شاندار کردار کی بھی تعریف کرنے لگے۔ بات پتہ چلی تو اس کی تعریف کرتے ہوئے اسے اپنی ملازمت میں لے لیا(دراصل وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ لڑکا 17 سال کا صحت

مہذب انداز کی وجہ سے وہاں کے پادری Mr. Abraham Adams اس پر خصوصی توجہ دینے لگے۔ ایک دن وہ سر تھامس کے گھر میں مشروب پی رہے تھے تو اسی دوران نوجوان اینڈریوز سے مذہب سے متعلقہ کئی سوالات کیے اور اس کے درست جوابات سے بے حد خوش ہوئے۔

Mr. Abraham Adams بہت پڑھے لکھے انسان سکالر تھے۔ یونانی اور لاطینی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ فرانسیسی اطالوی اور ہسپانوی زبانوں کو پڑھنے اور ترجمہ کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ انہوں نے کئی سال علم کو حاصل کرنے کی مشقت میں گزارے تھے اور کسی یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ شخص بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اپنے علم کے علاوہ بھی وہ ایک نیک اور اچھے انسان تھے۔ لیکن اس کے برعکس دنیا کے معاملات سے سے بالکل بھی واقف نہیں تھے۔ اتنے ہی ناواقف جتنا دنیا میں آنے والا ایک معصوم بچہ ہوتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے کبھی کسی کو دھوکا دینے کی کوشش نہیں کی، اس لیے خیال کرتے تھے کہ انہیں بھی کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ حد سے زیادہ دوستانہ رویہ رکھنے والے سخی اور بہادر انسان۔ اگرچہ سادگی اور انکساری ان کی شخصیت کا حصہ تھی لیکن کہا جا سکتا ہے کہ انہیں اس کا علم ہونا چاہیے تھا کہ کینہ پروری اور حسد جیسی برائیاں انسان ہی کی ذات کا حصہ ہوتی ہیں۔

اپنی قابلیت اور دیگر خصوصیات کی بنیاد پر انہیں بشپ کا عہدہ دے دیا گیا۔ پچاس سال کی عمر میں وہ تیس پاؤنڈ سالانہ کی بڑی رقم لے رہے تھے۔ لیکن بیوی اور چھ بچوں کے ساتھ ان کے اخراجات بھی کافی تھے۔

نوجوان اینڈریوز کی نیکی اور سچے جذبے کو انہوں نے محسوس کر لیا اور اس سے مختلف قسم کے سوالات پوچھے۔ عہد نامہ جدید میں کتنی کتابیں ہیں۔ کون کون سی ہیں۔ ان میں ابواب کتنے ہیں۔ اور اسی قسم کے دوسرے مختلف سوالات۔ جب اینڈریوز کے جوابات سنے تو اکیلے میں کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اس بچے کے جوابات تو سر تھامس اور چند دوسرے اعلی لوگوں سے بھی بہتر

اتنی معلومات کو دیکھ کر وہ حیران تھے تو اینڈریو سے پوچھنے لگے کہ اس نے یہ تمام علم کہاں سے حاصل کیا۔ جس نے جواب دیا کہ اپنے والد صاحب کی مہربانی کی وجہ سے میں چھوٹی عمر میں ہی پڑھنے لکھنے کے قابل ہو گیا تھا۔ اور جب سے سر تھامس کے گھر میں آیا ہوں فارغ اوقات میں وہاں موجود اچھی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں۔

Bible, the Whole Duty of Man, and Thomas a Kempis

کا مطالعہ کیا ہے۔ ایک اور کتاب کے بارے میں بتایا تو پادری صاحب جان گئے کہ یہ یقینی طور پر

Baker's Chronicle کے بارے میں گفتگو کر رہا ہے۔ اتنی کم عمری میں اتنا علم دیکھ کر حیران ہوئے۔ اور اس وقت جبکہ اسے تعلیم کے مواقع بھی میسر نہ آئے تھے۔ مگر اس کا شوق اسے آگے بڑھا رہا تھا۔ اس سے پوچھنے لگے کہ کیا وہ افسوس کرتا ہے کہ اچھی تعلیم حاصل نہیں کر سکا، اور کاش وہ دولت مند خاندان میں پیدا ہوتا تاکہ اس کے والدین اس کے علم حاصل کرنے کی خواہش کو پورا کر سکتے۔ اینڈریوز نے جواب دیا کہ اپنی قسمت پر افسوس کرنے اور دوسروں کو دیکھ کر حسد کرنے کے بجائے وہ کتابیں پڑھ کر علم حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پادری صاحب نے اس کے جواب کی بہت تعریف کی۔

سر تھامس اور ان کی بیگم صاحبہ دونوں ہی پادری صاحب کو نزدیک نہیں آنے دیتے تھے۔ سر تھامس کے نزدیک تو صرف اچھے لباس میں ملبوس دولت مند لوگ ہی آ سکتے تھے۔ اور ان کی بیگم اپنے آپ کو بہت پڑھا لکھا سمجھتیں۔ ان کے خیال میں ان کے ہمسائے وحشی تھے جن کو منہ لگانا ان کی شان کے خلاف تھا۔ پادری کو وہ اپنا معمولی ملازم ہی خیال کرتے۔

Mrs. Slipslop, the waiting-gentlewoman

گھر کی برتر ملازمہ مسز سلپ سلوپ سے پادری ایڈمز کے اچھے تعلقات تھے کیونکہ وہ بھی پادری کی بیٹی تھی، اس لئے پادری صاحب کو ان کی قابلیت کی وجہ سے تھوڑی عزت بھی دیتی۔ مذہبی معاملات پر ان سے بحث کرتی۔ لیکن زور اس بات پر دیتی کہ اس نے چونکہ کچھ وقت لندن میں گزارا ہے اس لیے اس کی بات کو اہمیت دی جائے۔ اور یہ کہ سمجھ بوجھ میں ایک چھوٹے

(دراصل وہ لفظ کو توڑ مروڑ کر نیا لفظ ایجاد کر دیتی۔ مثال کے طور پر interfere - Hinterfear اسی طرح Confidous, necessitous, delemy)

پادری صاحب ان الفاظ کے معنی پوچھنے کی جرات تو کر ہی نہیں سکتے تھے۔ مسز سلپ سلوپ کے مشکل الفاظ کے سامنے تو عربی رسم الخط بھی ان کے لئے کم پریشان کن تھا۔

اس میں بس اتنی قابلیت تھی کہ جب پادری صاحب اس سے essence یعنی عرق، جوہر، حقیقت کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو وہ تمام وقت اسے incense یعنی خوشبو پھیلانے کے طور پر ادا کرتی رہی۔ طویل گفتگو کے بعد انہیں موقع ملا کہ وہ اینڈریوز کے بارے میں گفتگو کریں تو ملازمہ سے کہا کہ اپنی مالکن کو بتانا کہ اسے پڑھنے لکھنے کا بہت شوق ہے۔ اگر بیگم صاحبہ

لیڈی بوبی اجازت دے دیں تو اسے میں خود لاطینی کی تعلیم دوں گا جس کی بنیاد پر وہ ایک معمولی ملازم کے بجائے بلند مرتبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

پادریوں کا کام ہے، جس کے بغیر آپ کا خطبہ مکمل نہیں ہوتا۔ لندن میں ایک جنٹلمین کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ یہ کسی دوسرے مقصد میں کام نہیں آسکتی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر میں نے ایسی کوئی بات کی تو بیگم صاحبہ مجھ پر ناراض ہو جائیں گی اور میں اپنے آپ کو پریشانی میں نہیں ڈالنا چاہتی۔

اسی وقت بیگم صاحبہ کی گھنٹی کی آواز سن کر پادری صاحب کو وہاں سے رخصت ہونا پڑا۔

دوبارہ اس موضوع پر بات کرنے کا پادری صاحب کو موقع نہ ملا۔

اینڈریوز نے اس مہربانی پر پادری صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان کے احسانات کو وہ کبھی فراموش نہیں کرے گا۔ پادری صاحب نے اچھے انسان ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اینڈریوز کو بہت سی نصیحتیں کیں اور کہا کہ تمام زندگی اسے معصوم پاکیزہ اور محنت سے زندگی گزارنی ہے۔

کچھ دن بعد لیڈی بوبی چند دوسرے لوگوں کے ساتھ لندن روانہ ہو گئیں جن میں جوزف بھی شامل تھا۔

لندن پہنچنے کے بعد کیا ہوا

لندن میں آمد کے بعد اینڈریوز نے اپنے جیسے، ہم پیشہ لڑکوں سے دوستیاں بنالیں۔ جنہوں نے اس کے پرانے حلیے کو پسند نہ کیا۔ اگرچہ جدید فیشن کے مطابق اس کے بال تو کٹوا دیئے گئے اور ان کی صحبت میں زندگی گزارتا رہا، لیکن وہ اسے شہر کی

دوسری بہت سی برائیوں میں مبتلا نہ کر سکے۔ نہ اس نے جوا کھیلا نہ قسمیں کھا کر گالی گلوچ کی اور نہ ہی شراب کو ہاتھ لگایا۔ اپنا تمام فارغ وقت وہ موسیقی کی نظر کرتا اور اس میں کافی مہارت بھی حاصل کر لی۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جب وہ اوپیرا دیکھنے جاتا تو اس کے ساتھی اس کی رائے کے ساتھ متفق نظر آتے کہ یہ اچھا تھا یا برا۔ تھیٹر اور مجالس میں نعرے بازی کرنے میں بھی ابھی وہ آگے آگے رہتا۔

بھی مکمل طور پر پاکیزہ تھی۔ بلکہ صورت اور سیرت دونوں میں ہی اس جگہ کے تمام نوجوان لوگوں میں برتر اور ممتاز تھا۔ اس کی مالکن بھی کئی مرتبہ یہ بات کہہ چکی تھی کے ملک کے تمام نوجوان ملازموں میں جوئی سب سے زیادہ خوبصورت اور شریف ہے۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ اس میں خوش دلی زندہ دلی نہیں ہے۔ لیڈی بوبی نے شہر میں آکر جوزف میں ہونے والی تبدیلیوں کو محسوس کیا اور صبح کی سیر کے لئے اس کے ساتھ ہائیڈ پارک میں جانے لگی۔ اور جب سیر کے دوران تھکن محسوس کرتی، اور ایسا ہر ایک منٹ کے بعد ہوتا، تو وہ اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے بہت محبت سے گفتگو کرتی۔ اپنی گھوڑا گاڑی سے نیچے اترتے ہوئے بھی اس کے ہاتھ تھامتی، اور گرنے کے خوف سے اس کا ہاتھ اور زیادہ مضبوطی سے پکڑ لیتی۔ پیغامات بھجوانے کے لئے صبح کے وقت اسے اپنے بیڈروم میں بلوا لیتی اور بے تکلفی کا مظاہرہ کرتی۔

ایک صبح ہائیڈ پارک میں لیڈی بوبی اینڈریوز کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے سیر کر رہی تھی کہ Lady Tittle اور Lady Tattle نے اتفاق سے ان دونوں کو دیکھ لیا۔

Lady Tittle نے حیران ہو کر کہا ہائے میں مر گئی۔ Lady Tattle مجھے تو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں ہو رہا۔ کیا یہ لیڈی بوبی ہی ہے۔

Lady Tattle نے جواب دیا بالکل وہی ہے جناب۔ مگر تم اتنی حیران پریشان کیوں ہو رہی ہو۔

Lady Tittle نے پھر پوچھا کیا یہ اپنے معمولی ملازم کے ساتھ گھوم رہی ہے۔
Lady Tattle نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ تو بہت عرصے سے چل رہا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتی کہ تمہیں اس کا پتا نہیں تھا۔ چھ مہینے سے تمام شہر کو اس بارے میں علم ہے۔ دونوں عورتیں اس بارے میں چہ مگوئیاں کرتی رہیں۔ اور عن قریب واقعی تمام شہر اس بارے میں جان لیتا اگر دو اہم واقعات پیش نہ آتے۔
اینڈریوز کو اس کی مالکن نے تو ہر ممکن طور پر آزادی دینے کی کوشش کی لیکن اس نے اپنی حد سے کبھی تجاوز نہ کیا۔ اور یہ چیز لیڈی بوبی نے بالکل بھی پسند نہ کی۔ جو اگلے باب میں کسی قدر کھل کر سامنے آجائے گا۔

5

ایک حادثے کی وجہ سے انہیں ہائڈ پارک میں اپنی چہل قدمی کو ختم کرنا پڑا۔ یہ حادثہ تھا سر تھامس بوبی کی اچانک وفات۔ جس کے بعد لیڈی بوبی نے اپنے آپ کو کمرے میں اس طرح بند کر لیا جیسے کسی مہلک بیماری نے اس پر حملہ کر دیا ہو۔ چھ دن تک صرف اس کی تین سہیلیوں اور ملازمہ مسز سلپ سلوپ کو کمرے میں آنے کی اجازت دی گئی تھی تا کہ کھلاڑی مکمل کر کے تاش کا کھیل کھیلا جا سکے۔
ساتویں دن انھوں نے اپنے کمرے میں جوئی کو چائے کہ کیتلی کے ساتھ طلب کر لیا۔ جسے ایک خاص مقصد کی وجہ سے اب ہم جوزف کے نام سے پکاریں گے۔ جوزف کو اپنے قریب بیٹھنے کا کہا اور ایسے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا جیسے بے دھیانی میں یہ ہوا ہو۔ پوچھنے لگی کہ کیا تم نے کبھی کسی سے محبت کی ہے۔ جوزف نے اپنی عمر کم ہونے کا اشارہ دیا تو لیڈی بوبی نے کہا تمہاری عمر کم تو نہیں ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم محبت سے واقف ہوں گے۔ جوئی مجھے اس خوش قسمت لڑکی کا نام بتاؤ جس نے تمہیں فتح کیا۔ جوزف نے کہا کہ جتنی عورتیں بھی اسے ملیں سب نے اسے نظر انداز ہی کیا۔ لیڈی بوبی نے کہا کہ تم جیسے خوبرو نوجوان اور حسین دوشیزائیں مشکل سے ہی قابو میں آتے ہیں۔ تم اپنے راز کو نہیں بتانا چاہ رہے تو میں تم سے خفا نہیں ہونگی۔ اگر کوئی نوجوان خواتین سے اپنے تعلقات کے بارے میں بتاتا پھرے گا تو در حقیقت اسے دھوکا دینے میں ہی شمار کیا جائے گا۔ جوزف نے کہا کہ خواتین سے تعلقات۔ میڈم میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ اتنا بڑا الزام آپ میرے اوپر لگا دیں گی۔ لیڈی بوبی نے جواب دیا کہ اس قدر پاکیزہ بننے کی کوشش نہ کرو جس پر یقین کرنا ہی ممکن نہ ہو۔ خیر اس بات کو چھوڑو اور میرے سوال کا جواب دو۔ اگر ایک معزز خاتون تمہیں پسند کرنا شروع کر دے اور تمہیں ہر وہ چیز دینے کے لیے تیار ہو جائے جس کی تم خواہش رکھتے ہو تو کیا اس کے قریب جانا پسند نہیں کرو گے۔ جوزف تم بالکل سچا جواب دو گے۔ کیا تمہارا رویہ تمہاری عمر کے دوسرے نوجوانوں کی طرح ہی نہیں ہو گا۔ تم پر جو اعتبار کیا جائے گا کیا وہ راز تمہارے سینے میں ہی دفن رہے گا۔ جوزف نے کہا کہ ایسا ممکن ہی نہیں کہ اس خاندان کا راز اس کی باتیں میں کسی دوسرے کے ساتھ کروں۔ اگر آپ مجھے نکال بھی دیں گی تو بھی ایسا ممکن نہیں۔

ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے لیڈی بوبی نے کہا کہ نا تو میں تمہیں نکال رہی ہوں اور نہ ہی میرے لیے ایسا کرنا ممکن ہے۔ یہ کہتے ہوئے اپنے جسم کو بستر سے کچھ اس طرح اوپر کیا کے اس کے سفید جسم کو دیکھ کر جوزف شرما گیا۔

لیڈی بوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا اکیلے کمرے میں بغیر لباس کے اپنے بستر میں موجود ہوں اور ایک آدمی پر اعتبار کر رہی ہوں۔ اگر تم میرے ساتھ کچھ غلط کرنے کا سوچو گے تو میں اپنے آپ کو کس طرح تم سے بچا سکوں گی۔ جوزف نے اعتراض

لیڈی بی بی نے کہا کہ تم اصل میں میرا مطلب نہیں سمجھ سکے۔ اگر تم ایسا سوچتے بھی ہو تو میں برا خیال نہیں کرتی۔ ہاں دنیا اگر اس کام کو برا کہتی ہے تو اسے کہنے دو اور دنیا کو پتہ ہی نہیں چلے گا۔ یہ راز تو تمہارے اور میرے درمیان راز ہی رہے گا۔ جوزف اس کام کے بعد تو میری عزت تمہارے ہاتھوں میں ہو گی اور پھر کیا تم میرے آقا اور مالک کی حیثیت اختیار نہیں کر لو گے۔

جوزف نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ اس کے خلاف کوئی غلط حرکت کرنے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس سے پہلے کہ اس پر کسی قسم کا شک کیا جائے وہ ہزار مرتبہ موت کے منہ میں جانا پسند کرے گا۔ لیڈی بوبی نے کہا کیا تم مرد نہیں ہو کہ تم پر شک

نہ کیا جائے۔ شاید تم سوچ رہے ہو کہ اگر تم ایسی ویسی حرکت کروگے تو میں تم پر غصہ کروں گی۔ لیکن میں تو بہت مہربان عورت ہوں۔ میرے ساتھ جو غلطی بھی کروگے ہر غلطی کو معاف کر دوں گی۔ جوزف نے کہا کہ آپ یقینی طور پر بہت مہربان ہیں اور میں کوئی ایسی حرکت بھی نہیں کروں گا جو آپ کو بری لگے۔ لیڈی بوبی اب کچھ غصے میں آگئی تھی۔ کہنے لگی کہ اتنی دیر سے تم میری نافرمانی کرنے کے علاوہ اور کیا کر رہے ہو۔ جوزف نے کہا کہ میڈم آپ کیا کہہ رہی ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ لیڈی بوبی نے کہا کہ اگر تمہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تو یا تو تم احمق ہو یا احمق بننے کا دکھاوا کر رہے ہو۔ میں نے تمہیں سمجھنے میں غلطی کی۔ یہاں سے چلے جاؤ اور آئندہ کبھی بھی مجھے اپنا چہرہ نہ دکھانا۔ میں تمہارے معصوم بننے کے دھوکے میں نہیں آؤں گی۔ جوزف نے کہا کہ آپ کے دل میں میرے لئے کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ میں نے تو ہمیشہ آپ اور آپ کے شوہر کی دل و جان سے خدمت کی ہے۔

لیڈی بوبی نے کہا تم بدمعاش ہو جو اس وقت میرے محبوب شوہر کا نام تمہاری زبان پر آیا۔ تم مجھے اذیت دینا چاہتے ہو تا کہ میں اس کی یادوں کو اپنے ذہن میں لا کر غموں میں ڈوب جاؤں۔ جس کے بعد وہ آنسوؤں کے ساتھ رونے لگی۔

6

.مسز پامیلا اینڈریوز کے نام جو سکوائر جاگیردار بوبی کے گھر میں رہائش پزیر ہے۔

پیاری بہن

آپ کے خط سے آپ کی مہربان مالکن کی وفات کی خبر ملی۔ تو یہاں پر بھی بدقسمتی سے میرے مہربان مالک سر تھامس چار دن پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ اور اس سے بھی بدتر یہ کہ میری مالکن پر بھی کچھ پاگل پن کے اثرات دکھائی دے رہے ہیں۔ کسی ملازم

نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا کہ وہ اپنے شوہر کی وفات کا اتنا گہرا صدمہ لیں گی۔ کیونکہ روزانہ ہی ان دونوں میں شدید لڑائی جاری رہتی تھی۔ لیکن پامیلا تمہیں علم ہے کہ میں کبھی بھی اپنے مالکوں کے راز دوسروں پر افشا نہیں کرتا۔ اس لئے اس چیز پر مزید بات نہیں کروں گا۔ لیکن بس اتنا سمجھ لو کہ ان دونوں نے آپس میں بالکل بھی محبت نہیں کی۔ بلکہ اپنی مالکن کو تو ایک ہزار مرتبہ بددعا دیتے ہوئے سنا کہ اس کا شوہر مر جائے۔ لیکن دوست کے جدا ہونے کے بعد ہی اس کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔ اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتانا۔ میں نہیں چاہتا کہ لوگ اس خاندان کے بارے میں باتیں بنائیں۔ اور اگر میری مالکن اتنی بلند مرتبہ عورت نہ ہوتی تو میں سوچنے پر مجبور ہو جاتا کہ وہ مجھے پسند کرنا شروع ہو گئی ہیں۔ پیاری بہن پامیلا کسی سے اس بات کا تذکرہ نہ کرنا کہ انہوں نے اس وقت مجھے بستر پر اپنے ساتھ بٹھایا جب وہ بالکل بغیر لباس کے تھیں۔ انہوں نے نہ صرف میرے ہاتھ کو پکڑ لیا بلکہ بالکل اسی طرح کی گفتگو شروع کر دی جو میں نے Covent Garden میں ایک ڈرامے کے دوران دیکھی تھی۔ جس میں محترم لڑکی اپنے محبوب سے اسی طرح کی گفتگو کر رہی تھی جیسی کہ میری مالکن میرے ساتھ

(یہ ڈرامہ لندن مرچنٹ ہو سکتا ہے مصنف George Lillo)

اگر میری محترم مالکن پاگل بھی ہو چکی ہیں تو پھر بھی میں بہتر خیال کروں گا اس گھر کو چھوڑ دوں۔ میرا یہ خط لکھنے کا یہ بھی مقصد ہے کہ آپ میرے لیے یا تو جاگیر دار صاحب کے پاس کسی نوکری کا بندوبست کر دیں یا کسی نزدیکی جنٹلمین کے پاس۔ لوگ

پاس مقدس گیت گانے والے کے طور پر یا بطور کلرک بھی نوکری کر سکتا ہوں۔ جس کی میرے پاس قابلیت بھی ہے۔
مجھے ڈر ہے کہ جلد ہی مجھے نوکری سے فارغ کر دیا جائے گا۔ تو میں آپ کے خط کے جواب کا انتظار اپنے پرانے مالک کے علاقے میں جا کر کروں گا۔ جہاں دنیا کے سب سے بہترین انسان پادری ایڈمز رہتے ہیں۔
لندن نہ تو خود اچھا ہے نہ ہی یہاں کے لوگ۔ ایک ہمسایہ دوسرے کو نہیں جانتا۔ تمام جاننے والوں کو میرا اسلام کہیں۔

آپ سے محبت کرنے والا بھائی۔

جوزف اینڈریوز۔

خط کو ختم کرنے اور لفافے میں بند کرنے کے بعد جیسے ہی وہ سیڑھیوں سے نیچے اترا تو مسز سلپ سلوپ سے اس کی ملاقات ہو گئی۔

یہ بہترین موقع ہے کہ اپنے قارئین کو اس کے بارے میں کچھ بتا دیا جائے۔پنتالیس سالہ غیر شادی شدہ۔ سلپ سلوپ جوانی میں تھوڑی سی سلپ ہو گئی تھی، پھسل گئی تھی، مگر اسکے بعد ہمیشہ کنواری رہی۔ اب کوئی خاص خوبصورت نہیں تھی۔ قد چھوٹا جسم موٹا۔ چہرہ قدرے سرخ جس پر دانوں کے نشان تھے۔ ناک ضرورت سے زیادہ بڑی اور آنکھیں بہت چھوٹیں۔ ایک ٹانگ دوسرے سے قدرے چھوٹی جس سے کچھ لنگڑا کر چلتی۔

کافی عرصے سے وہ بھی جوزف کی جوانی پر نظر رکھے ہوئے تھی۔ مگر اب تک اس میں کامیابی حاصل نہیں کر سکی تھی۔ اپنے حسین سراپے کے علاوہ جوزف کو چائے، مٹھائیاں، شراب اور بے شمار دوسری چیزیں جن کی چابیاں اس کے پاس موجود تھیں پیش کی جاتیں۔ لیکن ان تمام نوازشات کے بدلے میں جوزف نے اسے ایک بوسہ تک نہ دیا۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ اس عمر کو پہنچ چکی تھی جہاں پر اس کے خیال میں وہ کسی مرد کے ساتھ آزادانہ طور پر اس خوف کے بغیر تعلقات قائم کر سکتی ہے، کسی تیسرے کے اس دنیا میں آنے کے امکانات کے بغیر۔ بہت پہلے جو جوانی میں اس نے غلطی کی تھی اس کے خیال میں اتنا عرصہ نیک زندگی گزارنے کے بعد اس کی تلافی ہو چکی تھی۔ اور اب دوبارہ جوزف سے تعلقات قائم کرنا چاہتی تھی۔ زندگی سے بھرپور مزے اٹھانا چاہتی تھی۔

جوزف کو دیکھا تو پوچھا کہ کیا شراب کا گلاس چلے گا تو اس نے شکریہ کے ساتھ حامی بھر لی۔ اسے ایک شاندار مشروب کا گلاس پیش کیا گیا۔ وہاں بیٹھ کر جب پینے لگا تو مسز سلپ سلوپ نے بہت مشکل الفاظ کے ساتھ جوزف کو راغب کرنے کی کوشش کی۔ اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو جی میڈم، جی میڈم کہہ دیا۔ مسز سلپ سلوپ سخت غصے میں آگئی اور کہنے لگی کہ دیکھو میں نے تمہارے

جوزف نے جواب دیا کہ میڈم مجھے آپ کے مشکل الفاظ تو سمجھ نہیں آرہے، لیکن براہ مہربانی آپ مجھے احسان فراموش تو نہ کہیں۔ میں نے تو آپ کے ساتھ برائی کا کبھی بھی نہیں سوچا۔ بلکہ آپ سے اپنی امی جان کی طرح محبت کرتا ہوں۔ مسز سلپ

سلوپ شدید غصے میں چیخی کہ کیا میں اتنی بڑی عمر کی لگتی ہوں کہ تم نے مجھے اپنی ماں کہا۔ تمہارے الفاظ کی وجہ سے میں ہمیشہ تم سے نفرت کروں گی۔ جوزف نے کہا کہ آپ کی قابلیت کی وجہ سے میں نے ہمیشہ آپ کی عزت کی ہے۔ پڑھا لکھا ہونے کے الفاظ سن کر اس کے غصے میں کچھ کمی واقع ہوئی تو دوبارہ جوزف کو اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

ایک بھوکی شیرنی کو جب بہت زیادہ انتظار کے بعد بھیڑ کا ایک بچہ نظر آتا ہے تو جتنی بے چین ہو جاتی ہے، اسی طرح مسز سلپ سلوپ غریب جوزف کو اپنے مضبوط بازوؤں کی گرفت میں لینے ہی والی تھی کہ خوش قسمتی سے جوزف کی قربانی سے پہلے ہی مالکن کی بیل کی آواز سنائی دی۔ نہ چاہنے کے باوجود اسے مالکن کے پاس جانا پڑا۔ اور اپنی خواہش کو کسی دوسرے وقت کے لئے ملتوی کر دیا۔

مسز سلپ سلوپ کا تذکرہ ختم کرتے ہوئے اب ہم لیڈی بوبی کی جانب نظر ڈالتے ہیں۔ جوزف کے انکار کے بعد لیڈی بوبی اور مسز سلپ سلوپ دونوں ہی شدید غصے میں تھیں۔

7

کسی قدیم دانا انسان کا مشاہدہ ہے کہ کہ جذبات کا مختلف انسانی ذہنوں پر ایسے ہی مختلف اثر ہوتا ہے جس طرح بیماریوں کا مختلف اجسام پر مختلف اثر۔ طاقتور اور کمزور پر مختلف۔

محترم قارئین۔ کیا اس چیز پر غور کرنے کی تکلیف گوارا کریں گے کہ اتنی محنت سے اس چیز کو بیان کیا گیا ہے کہ اعلی نسل کی

روشنی میں ہم اس باب کو آگے بڑھاتے ہیں۔

جوزف کے انکار اور لیڈی بوبی کے پاس سے جانے کے بعد اس کی محبت مایوسی اور غصے میں تبدیل ہو چکی تھی۔ اپنے آپ پر بھی غصہ تھا اور جوزف کو نوکری سے فوری طور پر فارغ کرنے کا ارادہ کر چکی تھی۔ بہت دیر کی سوچ بچار اور بستر پر کروٹیں بدلنے

کے بعد اس نے گھنٹی بجا کر مسز سلپ سلوپ کو طلب کیا۔ یہ وہی گھنٹی تھی جسے سن کر سلپ سلوپ جوزف کا پیچھا چھوڑنے پر مجبور ہوئی تھی۔ اس وقت دونوں کے دماغ میں ہی جوزف کے لئے سخت غصہ تھا۔

لیڈی بوبی نے مسز سلپ سلوپ سے پوچھا کہ آخری مرتبہ جوزف کو کب دیکھا۔ اچانک جوزف کا نام سن کر سلپ سلوپ کے ذہن میں خیال آیا کہ مالکن اس کے اور جوزف کے تعلقات کے بارے میں جان گئی ہے۔ اگرچہ خوفزدہ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو سنبھالا اور کہنے لگی کہ صبح سے وہ نظر نہیں آیا۔

لیڈی بوبی کے کہنے پر کہ وہ بگڑا ہوا ہے۔

مسز سلپ سلوپ نے کہا ہاں مکمل خبیث ہے۔ میری معلومات کے مطابق تو جوا کھیلتا ہے۔ شراب پیتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کرتا ہے ہر کسی سے۔ اور تو اور کنواری لڑکیوں کے چکروں میں بھی رہتا ہے۔

لیڈی بوبی نے کہا یہ تم نے کیا کہہ دیا میں نے تو ایسا اس کے بارے میں کبھی نہیں سنا

مسز سلپ سلوپ نے جواب دیا کہ اس قدر بدمعاش انسان ہے کہ اگر آپ نے اسے اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دی تو کسی لڑکی کو بھی کنواری نہیں رہنے دے گا، ماسوائے میرے۔ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ ان بیوقوف لڑکیوں کو اس میں ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے نظر آتے ہیں۔ وہ تو دیکھنے کے قابل بھی نہیں۔

مسز سلپ سلوپ میں تمہاری بات سے متفق نہیں۔ لیکن خیر چھوڑو۔ یہ بتاؤ تمہیں کس لڑکی پر شک ہے کہ اس کے ساتھ تعلقات ہیں۔

مسز سلپ سلوپ نے جواب دیا کہ مجھے پورا یقین ہے کہ ملازمہ بیٹی اسی کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔

لیڈی بوبی نے کہا کہ فوری طور پر اس لڑکی کو تنخواہ دے کر فارغ کر دو۔ اس سے تو ہمارے خاندان کی بدنامی ہو گی اور جوزف کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے۔

مسز سلپ سلوپ نے کہا کہ لڑکی کو نکال دیتے ہیں جوزف خود ہی سبق حاصل کر لے گا۔ اپنے طور طریقے درست کر لے گا۔ اچھا اور صحت مند ملازم ہے۔ محترمہ کو اسے ایک موقع اور دینا چاہیے۔ جس پر لیڈی بوبی نے کہا کہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ تم اس میں دلچسپی لے رہی ہو۔

سلپ سلوپ اگر شرمائی نہیں تھی تو منہ ضرور سرخ ہو گیا تھا۔ کہنے لگی کہ میں اس الزام پر احتجاج کرتی ہوں۔ تو مالکن نے کہا پھر فوری طور پر میرے احکامات پر عملدرآمد کرو۔ سلپ سلوپ کے جانے کے بعد مالکن نے زوردار گھنٹی کی آواز کے ساتھ اسے دوبارہ طلب کر لیا اور اپنے احکامات کو دہرایا۔

سلپ سلوپ کے جانے کے بعد تیسری مرتبہ گھنٹی بجا کر اسے طلب کر لیا۔ کئی مرتبہ اپنے احکامات کو دہرایا تو ملازمہ نے سوچا کے مالکن کا مزاج غصے والا ہے۔ اس کے جانے کے بعد مالکن نے کچھ سوچنے کے بعد سلپ سلوپ کو ایک مرتبہ پھر طلب کیا اور

کہنے لگے کہ میں نے معاملے پر غور کیا ہے۔ لڑکے کی جانچ پڑتال اور معائنہ میں خود کروں گی۔ اسے میرے پاس بھیج دو۔

مالکن کا یہ رویہ دیکھ کر ملازمہ کے ذہن میں جو خیال پیدا ہوا معزز قارئین اسے سمجھ چکے ہوں گے۔

ملازمہ کے جانے کے بعد لیڈی بوبی ایک مرتبہ پھر اسے بلانا چاہتی تھی۔ مگر رک گئی۔ اب وہ سوچ رہی تھی کہ جوزف کے آنے کے بعد اس کا رویہ کیسا ہونا چاہیے۔ ہاں مجھے ویسا ہی انداز اختیار کرنا چاہئے جیسا ایک سخت مالکن کا اپنے کمتر ملازم کے ساتھ ہوتا ہے۔ پہلے اسے ذلیل کروں گی اور پھر نوکری سے نکالوں گی۔

اے محبت تم اپنے جال میں گرفتار مرد اور عورت دونوں کے ساتھ کیسی شیطانی چالیں چلتی ہو۔ ایک طرف تو تم انہیں دھوکہ دیتی ہو اور دوسری طرف مجبور کر دیتی ہو کہ وہ خود اپنے آپ کو بھی دھوکا دیں۔ ان کے احمق پن کو دیکھ کر خوش ہوتی ہو۔ ان کی آہوں پر ہنستی ہو۔ اور ان کی تکالیف پر خوش ہوتی ہو۔ تمہاری وجہ سے انسان اپنے حواس گم کر بیٹھتا ہے۔ تمہاری وجہ سے اس کے دیکھنے سننے اور سمجھنے کی صلاحیتیں متاثر ہو جاتی ہیں۔ اور تم اچھے بھلے انسان کا جیسا چاہتی ہو ویسا حشر کر دیتی ہو۔

8

جوزف اب اکیس سال کا صحت مند اور خوبصورت نوجوان تھا۔

ایک طرف تو لیڈی بوبی جوزف کو اپنے جنسی مقاصد کے لئے روکنا چاہتی تھی اور دوسری طرف اپنی برتری بھی قائم رکھنا چاہتی

تمہاری وجہ سے وہ مشکل میں ہیں۔ ملازمہ بیٹی جو اس کی حرکتوں کی وجہ سے ماں بننے والی تھی، اسے نوکری سے برخاست کر دیا گیا ہے۔ جوزف نے جب کہا کہ اس نے تو صرف اس لڑکی کے بوسے لیے تھے، لیڈی بوبی نے چیخنے کے انداز میں کہا تم کہہ کرتے رہے۔ اگرچہ یہ کہتے ہوئے غصے سے زیادہ اس کے چہرے پر جذبات کی سرخی تھی۔ kissingرہے ہو کہ صرف پر اکتفاkissingہی تو کھیل کی ابتدا ہوتی ہے۔ میں کیسے یقین کر سکتی ہو کہ تم جیسا نوجوان اور خوبصورت لڑکا صرف kissing

کے بعد سب کچھ دینے پر تیار نہ ہو جائے۔ میں تمہارے جھوٹ پر kissing کر سکتا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی لڑکی تمھیں کی اجازت دوں گی۔ جوزف kissing کبھی یقین نہیں کرو گی۔ جوزف میں تم سے پوچھتی ہوں کیا میں تمہیں اپنے ساتھ کبھی

لیڈی بوبی نے کہا جوزف میری سہیلیوں نے تو تم سے آدھے خوبصورت ملازموں کو اپنے قریب آنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ یقین کرو اگرچہ وہ اس کے قابل نہیں تھے۔ میں بھی تمہیں اسی طرح قریب آنے کی اجازت دے دیتی ہوں تو میرے بارے میں کیا سوچو گے۔ سچائی کے ساتھ بتاؤ۔ کیا تم kissing کے بعد کسی اور چیز کی فرمائش نہیں کرو گے۔ جوزف نے کہا کہ میں اپنے آپ پر قابو رکھوں گا۔ اس کے جواب سے لیڈی بوبی بہت سخت غصے میں آچکی تھی۔ کہنے لگے کہ اس کی شان کے خلاف گفتگو کی گئی ہے۔ عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔ میں تو تمہیں آزما رہی تھی۔

اسے غصہ بھی تھا اور شرمندگی بھی کہ ایک مرتبہ پھر خواہش کے باوجود وہ جوزف کو حاصل نہ کر سکی۔ اسے یہ علم نہ تھا کہ مسز سلپ سلوپ پہلے ہی اس پر شک کر رہی تھی اور چھپ کر ان کی تمام گفتگو سن چکی ہے۔

غصے میں اسنے مسز سلپ سلوپ کو طلب کیا۔

9

مسز سلپ سلوپ کو لیڈی بوبی کی جانب سے حکم ملا کہ Steward Peter Pounce گھر کے منشی نگران کو کہہ کر جوزف اینڈریوز کو فارغ کر دیا جائے۔ مسز سلپ سلوپ نے پوچھا کہ کہیں دوبارہ اپنا ارادہ تبدیل تو نہیں کریں گی۔ اسے نکالنے کے بعد بہت سے کام انہیں خود ہی کرنے پڑیں گے۔ ملازم تو بولتے بھی ہیں اور جنس مخالف سے تعلقات بھی قائم کرتے ہیں۔ جس پر لیڈی بوبی نے کہا کہ ایک غلط انسان کو میں گھر میں برداشت نہیں کر سکتی۔ فوری طور پر حکم کی تعمیل نہ کروانے پر مسز سلپ سلوپ پر غصہ بھی تھا، تو اسے بھی کہہ دیا کہ وہ بھی جا سکتی ہے۔ لیکن جاتے ہوئے اس نے اشارہ دے دیا کہ اسے لیڈی بوبی کی تمام حرکات کا علم ہے۔ لیڈی بوبی کے دل میں خیال آیا کہ شاید جوزف نے اس کی بات چیت کے بارے میں بتایا ہے تو اب وہ لازمی طور پر وہاں سے نکالا جائے گا۔ لیکن مسز سلپ سلوپ کے بغیر اس کا گزارا ممکن نہیں تھا۔ جو اس کے ساتھ مل کر لوگوں کی برائیاں کیا کرتی تھی۔ تاش کے کھیل میں بھی اس کی ضرورت پڑتی تھی۔ اور دنیا جہان میں اس گھر کے رازوں کا ڈھنڈورا بھی پیٹ سکتی تھی۔ اس لیے اسے بلا کر صلح صفائی کر لی۔ مسز سلپ سلوپ سوچ رہی تھی کہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے جوزف کی جگہ دوسرے خوبصورت اور صحت مند ملازم بھی تو گھر میں موجود ہیں۔ جبکہ لیڈی بوبی کو اس کا افسوس تھا کہ اس کے راز ملازم جانتے ہیں۔

10

مایوس اور اداس جوزف نے اپنی بہن پامیلا کو خط لکھا۔

پیاری بہن پامیلا

امید ہے خیریت سے ہوں گی۔ اور پامیلا خبر یہ ہے کہ میری مالکن میری محبت میں گرفتار ہو چکی ہے۔ دراصل وہ میری بربادی کی خواہش مند ہے۔ مگر وہ کیا دنیا کی کوئی بھی عورت میری پاکیزگی کو متزلزل نہیں کر سکتی۔

راستے پر ہی چلنا پسند کروں گا۔ ان کے خطبات اور آپ کے خطوط کی وجہ سے ہی میں اپنی مالکن کے ورغلانے میں نہیں آیا۔ جس کی سزا اگر ہمیں اس دنیا میں نہ بھی ملے تو دوسری دنیا میں لازمی مل جاتی ہے۔ لیکن اچھا ہوا کہ انہوں نے مجھے اپنے کمرے سے ہی نکال دیا، کیوں کہ ایک مرتبہ تو میں بھی اپنے ہوش و حواس کھونے لگا تھا۔

پیاری بہن جس طرح آپ نے اپنی عزت، عفت اور پاکیزگی کی حفاظت کی اسی طرح میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ مجھے کئی مرتبہ ورغلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ میں آپ کی پاکیزگی کی مثال پر عمل کرتا رہوں گا، اور اپنی نیکی سے گناہ اور برائی کی دعوت کو شکست دے دوں گا۔

ابھی خط مکمل کیا ہی تھا کہ نیچے سے Steward Peter Pounce گھر کے منشی نگران کا بلاوا آگیا کے نیچے آکر اپنے واجبات وصول کرلو۔ بہت معمولی رقم ادا کرنے کے بعد اس کے کپڑے بھی اتروا لیے گئے۔ گھر میں موجود دوسرے ملازم اسے پسند کرتے تھے تو انہوں نے پہننے کے لئے کپڑے دیے۔ اسے کہا گیا کہ فوری طور پر گھر کو چھوڑ دے۔ اداسی کی حالت میں شام سات بجے وہ گھر سے جا رہا تھا۔ سوچ رہا تھا کہ رات گزارنے کے لئے کوئی کمرہ کرائے پر لے لے یا رات کو سفر جاری رکھے۔ پھر چاند کی روشنی کو دیکھ کر اس نے سفر جاری رکھنے کا ارادہ کرلیا۔

11

فینی سے ملنے کے لیے بے چین تھا۔ تو اپنے والدین یا بہن پامیلا سے ملنے سے پہلے فینی کے گھر جانے کا ارادہ Fanny اپنی محبوبہ کرلیا۔ دونوں ایک دوسرے کے عشق میں مبتلا تھے۔ فینی اس سے دو سال چھوٹی تھی لیکن چونکہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتی تھی

طوفانی بارش کی وجہ سے جوزف ایک ہوٹل میں پناہ لینے پر مجبور ہوا۔ جس کا خوش اخلاق مالک Plain Tim تھا۔ بارش کے ختم ہونے کے بعد ایک جاننے والے کے ساتھ کچھ دور تک سفر کیا۔

پھر اکیلے سفر کرتے ہوئے دل میں خوش تھا کہ اپنی محبوبہ سے ملاقات کرے گا۔ کچھ دیر بعد دو ڈاکوؤں سے اس کا سامنا ہو گیا۔ ان کے حکم پر پر دو پاؤنڈ سے کم جو رقم اس کے پاس موجود تھی ان کے حوالے کر دی۔ ان سے درخواست کی کہ سفر کے لئے کچھ رقم کم اسے دے دیں۔ جواب میں بدمعاش نے گالی دیتے ہوئے کہا کہ میں تجھے ضرور دوں گا۔ مگر پہلے تو اپنے کپڑے اتار۔ ورنہ تیری کھوپڑی کھول دوں گا۔ جوزف کو یاد تھا کہ یہ کپڑے تو اس نے ادھار لیے ہیں اور واپس کرنے ہیں۔ اس لئے کہنے لگا کہ یہ کپڑے تو بہت معمولی ہیں اور دیکھو کتنی زیادہ سردی ہے۔ ایک ڈاکو پستول اس کے سر پر مارتے ہوئے کہا کہ بدمعاش تجھے بہت سردی لگتی ہے۔ ابھی تجھے گرم کرتا ہوں۔ دوسرے نے ڈنڈے سے جوزف کو مارا تو اس نے لڑائی شروع کر کے ڈاکو کو زمین پر گرا دیا۔ لیکن دوسرے نے پیچھے سے ڈنڈا مار کر جوزف کو بے ہوش کر دیا۔ دونوں نے مل کر بے ہوش جوزف کی خوب کٹائی کی۔ جب اندازہ ہو گیا کہ یہ مر چکا ہو گا تو اس کے تمام کپڑے اتار لیے اور اسے گڑھے میں پھینک کر وہاں

خراب حال جوزف کو کچھ ہوش آیا اور آوازیں نکالی شروع کیں تو وہاں سے گزرتی ہوئی ایک گھوڑا گاڑی کے مسافروں نے اسے دیکھا اور سمجھے کہ وہ مر چکا ہے۔ کوچوان نے کہا کہ ہمیں مرے ہوئے انسان پر وقت ضائع کرنے کے بجائے منزل کی جانب بڑھنا چاہیے۔ گاڑی میں موجود ایک عورت نے کہا کہ نہیں، گاڑی روکو اور دیکھو کیا معاملہ ہے۔ کوچوان نے گڑھے میں جھانکا اور بتایا کہ وہاں ایک بالکل ننگا آدمی ایسے بیٹھا ہوا ہے جیسے پیدائش کے وقت ننگا ہوتا ہے۔

عورت نے کہا ایک بالکل ننگا آدمی۔ کوچوان جلدی سے گاڑی کو بہت تیزی سے بھگا کر لے جاؤ۔ مگر اسکے قریب جانے پر جوزف نے بتایا کہ وہ ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹ چکا ہے۔ اسے تو وہ جان سے مار دینا چاہتے تھے اور اس کی مدد کی جائے۔ ایک بڑی

عمر کے آدمی نے کہا کہ اگر اسے لوٹا گیا ہے تو ہمارے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ تیزی سے ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیے۔ قانون کو جانے والے ایک نوجوان نے کہا کے انہیں اس شخص کو دیکھے بغیر گزر جانا چاہیے تھا مگر اب جبکہ دیکھ لیا ہے تو اس کے قتل میں شریک کہلائیں گے۔ اپنی زندگی بچانے کے لیے اب اس کی زندگی کو بچانا ہی عقلمندی ہے۔ اسے اپنے ساتھ بٹھاو اور اگلی سرائے میں پہنچا دو۔

عورت نے اعتراض کیا کہ اگر ایک ننگے آدمی کو گاڑی میں بٹھایا جائے گا تو وہ خود اتر جائے گی۔ ایک ننگے آدمی کے ساتھ سفر کرنے کے بجائے تمام زندگی اسی جگہ زندگی گزارنا پسند کرے گی۔ جبکہ کوچوان نے بھی کہہ دیا کہ جب تک ایک شلنگ کرایہ ادا نہیں کیا جائے گا وہ اس آدمی کو اپنی گاڑی میں چار میل کا سفر کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ دونوں آدمیوں نے فوری طور پر منع کر دیا۔ مگر وکیل نے کہا کہ اسے اس طرح کے کئی واقعات یاد ہیں۔ اور اگر یہ آدمی مر جاتا ہے تو کوچوان کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔ کوچوان کو اس کی بات سمجھ آ گئی۔ بوڑھے آدمی نے سوچا کہ ننگے آدمی کی خفیہ جگہیں سفر کو دلچسپ بنا دیں گی تو کرائے کے طور پر شراب کا ایک گلاس دینے کے لیے تیار ہو گیا۔

جوزف نے اندر داخل ہونے سے پہلے جب دیکھا کہ ایک عورت پنکھے سے اپنی نظروں کو بچا رہی ہے تو اندر داخل ہونے سے انکار کر دیا کہ پہلے اسے پہننے کے لئے کچھ دیا جائے۔ وہاں پر بہت سے اچھے کوٹ پہنے ہوئے لوگ موجود تھے۔ کچھ نے بہانہ بنا دیا کہ سردی بہت ہے۔ ایک ہنستے ہوئے کہنے لگا اوّل خویش بعد درویش۔ سب کے منع کرنے کے بعد ایک لڑکا جس پر مرغا چوری کرنے کا الزام لگایا گیا تھا اس نے اپنا واحد کورٹ جوزف کو پہننے کے لئے یہ کہہ کر دے دیا کہ ایک انسان کو وہ اتنی مشکل حالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ چاہے اسے خود تمام عمر بغیر کوٹ کے صرف ایک قمیض کے ساتھ گزارہ کرنا پڑے۔

کوٹ پہننے کے بعد جوزف گاڑی کے اندر آ گیا۔ جس کی سردی کی وجہ سے مرنے والی حالت ہو چکی تھی۔ سفر شروع ہوا۔ ایک آدمی نے عورت سے کہا کہ جوزف کو تھوڑی سی شراب دے دے تو اس نے کہا کہ شراب نام کی کسی چیز کے بارے میں اسے علم نہیں ہے۔ اسی وقت دو ڈاکوؤں نے گاڑی کو لوٹنا شروع کیا تو عورت نے اپنی شراب کی بوتل انہیں پیش کر دی۔ بعد میں لوگوں کو بتانے لگی کہ اس کی ملازمہ سے غلطی ہو گئی۔ کیونکہ میں نے تو اسے بوتل میں پانی بھرنے کا کہا تھا۔ بعد میں وکیل کے پاس بھی پستول نظر آئی اور وہ کہنے لگا کہ اگر دن کا وقت ہوتا تو ڈاکو اس کے ہاتھوں مارے جاتے۔ راستے میں جوزف کی حالت کی وجہ سے اس پر جملے کسے جاتے رہے اور وہ شرمندہ ہوتا رہا۔

Tow-wouse سرائے میں وہ پہنچ گئے۔ وہاں کی نوجوان نیک دل ملازمہ لڑکی Betty نے فوری طور پر جوزف کو ایک کوٹ پہنایا۔ اس کی خراب حالت کو دیکھ کر محسوس کر رہی تھی کہ شاید وہ مر چکا ہے۔ اسے بستر پر لٹایا اور ڈاکٹر کو لینے چلی گئی۔ ڈاکٹر سوچ رہا تھا کہ کوئی امیر مریض ہو گا تو رقم ملے گی۔ مگر جب علم ہوا کہ ایک غریب مسافر ہے تو ملازمہ سے کہا کہ اتنی صبح اسے

صبح ہو رہی تھی۔ مسٹر Tow-wouse سرائے کا مالک جاگا تو ملازمہ نے اسے جوزف کے بارے میں بتایا۔ وہ تو برداشت کر گیا مگر اس کی بیوی نے بہت سخت غصہ کیا کہ جب ایک مسافر اخراجات ادا نہیں کر سکتا تو اسے رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

13

غصے میں اس وقت اضافہ ہو گیا جب ڈاکٹر نے آ کر بتایا کہ یہ تو مر جائے گا۔ Mrs. Tow-wouse اور زیادہ غصے میں آ گئی کہ اب کفن دفن کا بندوبست بھی ہمیں ہی کرنا پڑے گا۔ موت اور آخری وقت کا سن کر پادری Barnabas کو بلایا گیا۔ جوزف اپنے آپ سے کہہ رہا تھا کہ اس کی نیک بہن نے اسے سیدھے راستے پر چلنے کا حوصلہ دیا اور اپنی محبوبہ فینی کے ساتھ وہ غربت میں بھی امیروں سے زیادہ خوشحال زندگی بسر کر سکتا ہے۔ پہلے تو پادری واپس جانے لگا مگر پھر جوزف کو بتایا کہ اسے دعا کی ضرورت ہے۔ آخری وقت میں دنیا کے کاموں کو بھول جانا چاہیئے۔ اپنی محبوبہ کی محبت کو بھولتے ہوئے ڈاکوؤں کو معاف کر

دے اور خدا سے معافی کا طلب گار ہو۔ جوزف کا کہنا تھا کہ وہ اپنی محبت فینی کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ نیک دل ملازمہ نے جوزف کی چائے پینے کی خواہش کو پورا کیا۔

14

پادری ایڈمز اسی سرائے میں آ گیا۔ وہ اپنے خطبات کو لندن میں فروخت کرنے کے لئے جا رہا ہے تا کہ انہیں بیچ کر کچھ رقم حاصل کر سکے۔ جوزف سے ملاقات کی اور بتایا کہ اس کی محبوبہ فینی خیریت سے ہے۔ جوزف کو لوٹنے والے ڈاکوؤں کو بھی پکڑ لیا گیا اور اس کا سامان بھی برآمد کر لیا گیا۔ جوزف کو خوشیوں بھری خبریں مل رہی تھیں اور جب سرائے کے مالک کو محسوس ہوا کہ جوزف پادری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے تو پیسے ملنے کی امید کی وجہ سے اس کا رویہ بہت اچھا ہو گیا۔ جوزف کے کپڑے اور سونے کا ٹکڑا ڈاکو سے برآمد کر لیا گیا۔ جب وہ کہتا ہے کہ بے گناہ ہے تو پادری اور ڈاکٹر نے تو یقین کر لیا لیکن ملازمہ بیٹی کے کہنے پر اسے قید کر لیا تا کہ صبح مزید کارروائی کے لئے جج کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

15

جب ملازمہ نے اپنی مالکن کو بتایا کہ جوزف دراصل امیر انسان ہے تو اس نے اپنے پچھلے رویئے پر افسوس کا اظہار کیا۔ پادری Barnabasb اور ڈاکٹر کا خیال ہے کہ وہ بہت عقلمند ہیں قانون کا بہت زیادہ علم رکھنے والے۔ اگرچہ وہ کم علم ہیں مگر بہت زیادہ غرور کر رہے ہیں۔ سونا جج کے سامنے پیش کرنا چاہیئے یا نہیں اس بات پر بہت زیادہ بحث ہوتی رہی۔ مگر جوزف نے وہ خود سے جدا کرنے سے انکار کر دیا۔ پادری سونا پیش کروانا چاہتا تھا جبکہ ڈاکٹر کا خیال تھا کہ ملازمہ کا حلف ہی کافی ہے۔ دراصل وہ دونوں ہی خود غرض تھے۔ صرف مخلص پادری ایڈمز تھا جس نے جوزف کو یقین دلایا کہ اس کی رقم اس کی خواہش کے مطابق استعمال کی جائے گی۔

16

پولیس کا سپاہی رات کے وقت ڈاکو پر پہرا دے رہا تھا مگر وہ فرار ہو گیا اور بزدلی کی وجہ سے اس کا پیچھا کرنے کی بھی کوشش نہیں کی گئی۔ جوزف کی صحت تیزی سے ٹھیک ہو رہی تھی۔ پادری ایڈمز کی رقم ختم ہو رہی تھی تو اس نے اپنے وعظ کی ایک کتاب دوسرے پادری کے پاس بطور امانت رکھوا کر کچھ رقم حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جو سوچ رہا تھا کہ انگوٹھی یا گھڑی بطور ضمانت رکھوائی جائے گی۔ مگر وعظ کو بطور امانت دیکھ کر اس نے خوشی کا اظہار تو نہ کیا مگر جب علم ہوا کہ وہ پادری ہے تو اس سے تعلقات بڑھانے کی کوشش کی۔ شراب پیش کی مگر کہا کہ وعظ کی نو عدد جلدوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اس کی دوائیوں کی وجہ سے جوزف کی صحت ٹھیک ہوئی ہے جبکہ جوزف نے تو ان دوائیوں کو استعمال ہی نہیں کیا تھا۔ اس نے نیک پادری ایڈمز سے کہا کہ یہاں وقت ضائع کرنے کے بجائے اب ہمیں سفر شروع کرنا چاہیئے۔

17

18

ملازمہ اس سرائے میں تین سال سے کام کر رہی تھی اور بمشکل 21 سال کی تھی۔ سرائے میں ہر قسم کے مسافر آتے جن کا اسے سامنا کرنا پڑتا جو اسے مختلف طریقوں سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ کوئی محبت کا بوسہ پیش کرتا تو کوئی خوشامد کرتا نظر آتا۔ کوئی نوٹ دکھاتا اور کوئی محبت کے تیر آزماتا۔ ان لوگوں سے اس نے اپنے آپ کو بچانے کی پوری کوشش کی۔ ایک ملازم نے محبت کے جال میں اسے پھنسا لیا تھا اور جو محبت کا شعلہ اس کے جسم میں پیدا کیا اسے بجھانے کے لئے ڈاکٹر کو اس کا بچہ abortion کے ذریعے بجھانا پڑا۔ جس کے بعد اس نے نیک زندگی بسر کرنے کا ارادہ کیا مگر پھر کچھ لوگوں سے تعلقات قائم کر لئے۔ سرائے کا مالک Mr. Tow-wouse بھی اسے دل دے بیٹھا تھا اور ہر طرح سے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر اسے نظر انداز کرتی رہی۔ ہاں جوزف کو دیکھا تو اسے پسند کیا۔ جوزف کے کمرے میں اشارہ کرتے ہوئے اسے راغب کرنے کی کوشش کرتی رہی اور جب جذبات زیادہ بڑھ گئے تو اس سے چمٹ گئی۔ جوزف نے اسے بڑی مشکل سے اپنے آپ سے جدا کیا۔ کمرے سے باہر نکلا اور دروازے میں کنڈی لگا دی۔

ملازمہ ایک طرف تو مایوس تھی اور دوسری طرف غصہ اور جنسی خواہش عروج پر پہنچ چکی تھی۔ خودکشی کے بارے میں بھی سوچتی رہی۔ کام کرنے اپنے مالک کے کمرے میں گئی اسے موجود دیکھ کر واپس جانے لگی تھی کہ اس نے محبت کے الفاظ کے ساتھ واپس بلا لیا۔ جذبات تو پہلے ہی بڑھ رہے تھے تو اپنے آپ کو اپنے مالک کے حوالے کر دیا۔ جس نے ابھی کھیل کا آغاز کیا ہی تھا کہ بدقسمتی سے اس کی بیوی وہاں پر آ گئی اور طوفان برپا کر دیا۔ اور صرف اس بات کے ماننے پر غصہ تھوڑا کم ہوا کہ

ناصرف ملازمہ کو فوری طور پر نوکری سے برخاست کر دیا جائے گا بلکہ اس کا شوہر آئندہ ایسی حرکت کبھی نہیں کرے گا۔ اس کی اس حرکت کو روزانہ یاد کروایا جائے گا۔

BOOK II

جوزف اینڈریوز

حصہ دوئم

1

چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے ہر کاروبار کے کچھ خفیہ کاروباری راز ضرور ہوتے ہیں۔ لکھنے لکھانے والے اپنی کتاب کو ابواب اور کتابوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ جس طرح لمبے سفر کے دوران کسی سرائے میں قیام کر کے مسافر اپنے آپ کو تازہ دم کرتے ہیں اسی طرح قارئین بھی ایک دن میں ایک باب کو پڑھ سکتے ہیں۔ آسانی سے یاد رکھ سکتے ہیں کہ انہوں نے کتنی کتاب

دوسرے ہر باب کے ابتدائیے سے قارئین کو علم ہو جاتا ہے کہ وہ آج کس چیز سے لطف اندوز ہونے والے ہیں۔ اگر اسے پسند نہیں کرتے تو چھوڑ کر اگلے باب میں جا سکتے ہیں۔

ورجل نے اپنی عظیم نظم کو بارہ کتابوں میں تقسیم کیا اور اسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ملٹن نے اپنی نظم کو دس کتابوں سے آگے نہ بڑھنے دیا۔ ایک قصاب گوشت کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتا ہے اور ایک لکھنے والا اپنی کتاب کو ابواب میں۔ اور دونوں

صورتوں میں لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ قارئین بے چینی سے انتظار کر رہے ہوں گے کہ ہماری کہانی میں آگے کیا ہوا اس لئے ہم اپنی کہانی کی طرف بڑھتے ہیں۔

2

جوزف اور پادری ایڈم اپنے اپنے سفر کے لئے تیار تھے مگر ایک حادثہ در پیش آ گیا۔ پادری صاحب اپنے جن وعظوں کو لندن جا کر فروخت کرنا چاہتے تھے او میرے خدایا وہ تو موجود ہی نہ تھے۔ جہاں وہ موجود ہونے چاہئیں تھے وہاں پر تین قمیضیں جوتوں کا ایک جوڑا اور استعمال کی دوسری چیزیں موجود تھیں۔ پادری صاحب کی بیگم نے سوچا کہ ان کے شوہر کو راستے میں ان چیزوں کی زیادہ ضرورت ہو گی تو وعظوں کے بجائے یہ چیزیں رکھ لیں۔

جوزف نے محسوس کر لیا کہ وہ چیزیں موجود نہیں ہیں۔ پادری صاحب کو بتایا اور تلاش کرنے پر انہیں بھی علم ہو گیا کہ غلطی ہو چکی ہے۔ جب پادری صاحب کو بہت زیادہ مایوس دیکھا تو جوزف نے کہا کہ آپ اپنا سفر جاری رکھیں میں آپ کا سامان لے کر آپ کے پیچھے پہنچ جاؤں گا۔ نہیں بیٹا ان چیزوں کے بغیر اس بڑے شہر میں جانے کا میرا کیا مقصد رہ جائے گا۔ نقصان ہو چکا ہے تو اب میں تمہارے ساتھ ہی واپسی کا سفر کروں گا۔ ملازم سے پیسے ادھار لے کر سرائے کا بل ادا کیا اور اب اکلوتے گھوڑے پر باری باری سفر کرنا تھا۔ پادری صاحب پہلے روانہ ہو گئے۔ جوزف نے ان کے پیچھے گھوڑے پر آنا تھا مگر گھوڑے کا بل نہ ادا کرنے کی وجہ سے اسے سرائے سے جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ دراصل ان کی نظر جوزف کے سونے پر تھی۔ مگر اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ کسی صورت میں وہ سونا اپنے آپ سے جدا نہیں کرے گا۔ جوزف کو صاف الفاظ میں بتا دیا گیا کہ جب تک وہ رقم نہیں دے گا سرائے سے نہیں جا سکتا۔ تو اب ہم پادری صاحب کی طرف نظر ڈالتے ہیں۔

پادری صاحب نے سفر جاری رکھا۔ وہ مطمئن تھے کہ ہر چیز درست ہو چکی ہے اور سکون کی حالت میں سفر کرتے ہوئے Aeschylus کا مطالعہ کر رہے تھے۔ اس میں گم تین میل کا سفر کر لیا۔ پھر جوزف کا خیال آیا پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کا نام و نشان نہ تھا۔ ذہن میں خیال آیا کہ کوئی آشنا اسے مل گیا ہو گا جس کے ساتھ بات چیت میں مصروف ہو گیا ہو گا۔ اس لئے سوچا کہ آہستگی کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھنا چاہیئے وہ پیچھے آ ہی رہا ہو گا۔ راستے میں پانی نظر آیا تو اپنے خیالوں میں مگن اسی پر چلتے رہے مگر کچھ دیر بعد احساس ہو گیا کہ خشک راستہ بھی تو قریب ہی موجود ہے۔ گیلے ہونے کی وجہ سے خواہش تھی کہ کسی شراب خانے میں رک کر اپنے کپڑے خشک کرتے ہوئے تھوڑا مشروب بھی پی لیں۔ سو گز کے فاصلے پر اگر وہ دیکھتے تو سرائے موجود تھی مگر اپنے دھیان میں مگن وہاں پر ہی بیٹھ گئے اور Aeschylus کا دوبارہ مطالعہ شروع کر دیا۔ ایک مسافر نظر آیا تو اس سے پوچھا۔ وہ سمجھا کہ یہ مذاق کر رہے ہیں اس لئے ناراضگی سے جواب دیا۔ لڑائی ہونے ہی والی تھی کہ وہ وہاں سے چلا گیا۔ دوسرا مسافر آیا اس نے کہا کہ وہ دیکھو سامنے ہی ہے۔ پادری صاحب نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شراب خانے کی طرف قدم بڑھائے۔

3

شراب خانے میں پادری صاحب کو دولوگوں کی گفتگو سے علم ہو گیا کہ جوزف کو کیا مشکل پیش آچکی ہے اور واپس سرائے جانے کا ارادہ کیا۔ مگر رقم کی ادائیگی کے بارے میں انہوں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ شدید بارش کی وجہ سے سفر ممکن نہ تھا تو مسافروں سے گفتگو شروع کر دی۔ دونوں نے ایک نزدیکی جاگیر دار کے بارے میں بالکل مختلف رائے دی۔ ایک نے کہا کہ انتہائی ظالم انسان ہے اور اپنی مرضی کے فیصلے دیتا ہے جبکہ دوسرے نے اسے اچھا اور انصاف پسند قرار دیا۔ پادری صاحب نے جب شراب خانے کے مالک سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے مخالف ہیں جن کے بارے میں جاگیر دار نے فیصلہ سنایا ہے۔ پھر اس نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ہی مکمل طور پر جھوٹے تھے جس پر پادری صاحب

مسز سلپ سلوپ اپنی گاڑی میں اسی جگہ پہنچ گئی جو پچھلی سرائے میں جوزف کے گھوڑے کی رقم ادا کر چکی تھی۔ پادری اب اس کی گاڑی میں اور جوزف اپنے گھوڑے پر سفر کر رہا تھا۔ مسز سلپ سلوپ پادری صاحب کو بتانے لگی کہ جوزف کے جانے کے بعد لیڈی بوبی پاگلوں کی سی حرکات کرنے لگی ہے۔ جس پر پادری نے افسوس کا اظہار کیا۔ مسز سلپ سلوپ نے کہا کہ اگرچہ وہ اس خاندان کے بارے میں زیادہ تو نہیں جانتی لیکن اپنی بیگم کی وجہ سے مسٹر تھامس بوبی غریب لوگوں کا زیادہ خیال نہیں کر سکے۔ پادری صاحب نے یاد دلایا کہ ایک مرتبہ وہ بالکل اس کے برعکس بات کر رہی تھی۔ گاڑی میں موجود ایک عورت بتانے لگی کہ وہ دیکھو وہ بدقسمت عورت Leonora کی رہائش گاہ ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اس کے بارے میں بتایا جائے۔

4

Leonora ایک انتہائی امیر انسان کی بیٹی تھی اور صرف دکھاوے کی حد تک بہت سی خوبیوں کی مالک تھی۔ 18 سال کی عمر میں وہ لندن میں اپنی آنٹی کے ساتھ رہتی تھی اور اسی وقت ایک نوجوان وکیل Horatio کے ساتھ اس کے عشق کا آغاز ہوا۔ جو اس لڑکی سے شدید عشق کرنے لگا۔ اسے شادی کی دعوت بھی دے ڈالی۔ کچھ انکار کے بعد لڑکی نے شادی کے لئے رضامندی ظاہر کر دی۔ تھوڑی خط و کتابت کے بعد شادی کا دن مقرر کر لیا گیا۔ دو ہفتے پہلے اسے ضروری کام سے جانا پڑا مگر اپنی محبت کو شدت سے یاد کرتا رہا۔

دوسری طرف ایک دعوت میں لڑکی کی ملاقات Bellarmine نامی ایک نوجوان سے ہوئی۔ دونوں رقص کرتے رہے اور Horatio کے ساتھ کئے گئے وعدے اس نے بھلا دیئے۔ Bellarmine نے دوسرے دن ہی اسے شادی کی دعوت دے ڈالی۔ اگرچہ تھوڑا سا اس چیز کا احساس تھا مگر پھر بھی اس کا نیا محبوب امیر تھا جبکہ پرانا غریب انسان۔ سوچنے لگی کہ اگر Horatio کا دل ٹوٹے گا تو Bellarmine بھی تو میرے انکار سے غمزدہ ہو گا۔ اس کی آنٹی نے بھی اسے مشورہ دیا کہ ایک امیر اور دولت مند انسان سے ہی شادی کرنی چاہیئے۔ وہ دونوں بیٹھ کر گفتگو کر رہے تھے کہ Horatio اچانک وہاں پر آ گیا۔ تینوں کے درمیان بات چیت ہوئی اور آنٹی نے درمیان میں آکر بتایا کہ شادی کے پروگرام میں کچھ تبدیلی ہو گئی ہے اور اب Leonora تمہارے بجائے Bellarmine سے شادی کر رہی ہے۔ دو نوجوانوں میں لڑائی ہونے والی تھی مگر خواتین نے بیچ بچاؤ کرا دیا۔ دوسرے دن پتہ چلا کہ دونوں میں شدید لڑائی ہوئی تھی اور Bellarmine کو شدید زخم آئے ہیں۔ یہ سن کر آنٹی نے دوبارہ مشورہ دیا کہ Bellarmine تو مرنے والا ہے لہذا Leonora کو دوبارہ Horatio سے تعلقات قائم کر لینے چاہیئیں۔ حسین لڑکی نے جواب دیا کہ کوئی فیصلہ بعد میں کرے گی کیونکہ اس وقت وہ غم کی حالت میں ہے۔ اس نے مزید کہا کہ Horatio مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا اور ساری غلطی آنٹی کے غلط مشورے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ مگر جلد ہی دونوں خواتین میں صلح ہو گئی اور لڑکی نے اپنی آنٹی کے مشورے کے خلاف Bellarmine سے ملنے کا فیصلہ کیا جو دوبارہ تندرست ہو رہا تھا۔ اگرچہ پادری صاحب بہت غور سے کہانی سن رہے تھے مگر ایک سرائے میں آرام کرنے کی وجہ سے سلسلہ ٹوٹ گیا۔

6

7

پادری ایڈمز اپنے گھوڑے کے متعلق بھول گئے اور پیدل ہی گاڑی کے آگے سفر شروع کر دیا۔ جب گاڑی کے مسافروں نے انہیں دیکھا تو رفتار تیز کرلی۔ مگر وہ سمجھے کہ مذاق ہو رہا ہے اور خود بھی بہت تیزی سے چلنے لگے۔ Aeschylus کا مطالعہ کرتے تین منٹ کا سفر کرنے کے بعد گاڑی کا انتظار کرنے لگے۔ تیتر کا شکار کرتے ہوئے ایک آدمی وہاں گیا جس نے بتایا کہ وہاں موجود فوجی علاقے کے تمام تیتروں کا شکار کر چکے ہیں۔ پادری صاحب کا کہنا تھا کہ شکار کرنا تو فوجیوں کا ہی کام ہوتا ہے۔ جس پر آدمی نے کہا کہ ان کا کام دشمنوں کا شکار کرنا ہے اور عظیم انسان تو وہ ہوتا ہے جو اپنے وطن کے لئے جان کی قربانی پیش کرے۔ پادری صاحب کو اس کی گفتگو بہت پسند آئی اور اس موضوع پر بات کو جاری رکھنا چاہتے تھے۔

8

پادری نے بتایا کہ اس نے ہمیشہ حق کا ساتھ دینے کی کوشش کی لیکن بدلے کے طور پر اسے عہدے سے ہٹا دیا گیا۔ پھر ہمیشہ سچ بولنے کی اسے سزا ملی اور اپنے بیٹے کو بھی اچھی جگہ پر نہ لگوا سکا۔

9

شکاری جذباتی انداز میں کہہ رہا تھا کہ ملک اور قوم کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینی چاہیئے۔ پھر بتایا کہ جس گاڑی کا انتظار کر رہا ہے وہ تو گزر چکی ہے اور اپنے ساتھ رہنے کی دعوت دی۔ اسی وقت ایک عورت کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ جو آدمی پہلے بہادری کی بات کر رہا تھا اب بہادری دکھانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ جبکہ پادری صاحب نے ایک آدمی کو عورت کی عزت لوٹتے ہوئے دیکھا تو اس سے لڑنے لگے اور جلد ہی فتح حاصل کر لی۔ مگر پھر سوچا کہ کہیں وہ آدمی ان کے ہاتھوں قتل ہی تو نہیں ہو گیا۔ عورت نے بتایا کہ وہ لندن جا رہی تھی کہ اس آدمی نے اس پر حملہ کر دیا۔ پادری صاحب سوچ رہے تھے کہ کیا عورت کی گواہی سے وہ قتل کے الزام سے بچ سکتے ہیں؟ کیا انھیں فرار ہو جانا چاہیئے یا اپنے آپ کو قانون کے حوالے کر دینا چاہیئے۔

10

جبکہ اس لڑکی کا خیال تھا کہ شاید یہ نیا انسان بھی پچھلے کی طرح اس کی عزت پر ہاتھ ڈال دے گا۔ پادری صاحب کھڑے ابھی حالات پر غور ہی کر رہے تھے کہ پرندے پکڑتے ہوئے چند آدمی وہاں آ گئے۔ پادری نے ان سے درخواست کی کہ اپنی لالٹین سے دیکھیں کہ کیا وہ زندہ ہے۔ وہ زندہ تھا اور ان آدمیوں سے کہنے لگا کہ وہ شریف انسان کو یہ مرد اور عورت لوٹنا اور قتل کر دینا چاہتے تھے۔ جس پر ان نوجوانوں نے پادری صاحب اور لڑکی کو پکڑ لیا تا کہ جج صاحب کے آگے پیش کیا جا سکے۔ پادری صاحب اس لڑکی کو تسلی دے رہے تھے۔ جب کہ دوسرے لوگ آپس میں یہ بحث کر رہے تھے کہ کس کو کتنا انعام ملے گا۔ جلد ہی پادری صاحب کو پتہ چل گیا کہ جس لڑکی کو انہوں نے بچایا ہے وہ جوزف کی محبوبہ Fanny Goodwill ہے۔ فینی کی باتوں سے پادری صاحب کو علم ہو گیا کہ وہ لڑکی جوزف سے کس قدر محبت کرتی ہے۔

11

جج صاحب لومڑی کے شکار سے کچھ دیر پہلے ہی فارغ ہوئے تھے اس لئے پادری اور لڑکی کو اصطبل میں بند کرنے کا حکم دے دیا۔ لوگ وہاں پر آتے اور فینی سے مذاق کرتے۔ کلرک نے تفصیل لکھی مگر اسے پڑھے بغیر جج نے سزا کو تحریر کرنے کا حکم دے دیا۔ پادری صاحب نے کہا کہ انہیں صفائی کا موقع دیا جائے جس پر جج نے کہا کہ تمہیں کچھ ماہ جیل میں ہی رہنا پڑے گا۔ Aeschylus پادری صاحب سے بر آمد ہوئی تو کہا گیا کہ یہ بھی چوری کی گئی ہے۔ لیکن وہاں موجود ایک پادری نے انہیں پہچان لیا جس پر ان کی جان بخشی ہوئی۔ فینی کو بھی رہا کر دیا گیا جس پر انہیں پکڑ کر لانے والے لوگوں نے بہت زیادہ اعتراض

کیا۔ اسی دوران اصل مجرم وہاں سے فرار ہو گیا۔ پادری صاحب نے فینی کی جوزف کے لئے محبت دیکھی تو اس کے ساتھ سفر کے لئے تیار ہو گئے۔

12

خوبصورت تھی۔ اچانک فینی نے گانے کی آواز سنی اور پہچان گئی کہ یہ تو جوزف کی آواز ہے تو بے ہوش ہو گئی۔ پادری صاحب نے اپنی کتاب Aeschylus کو گھبراہٹ کے عالم میں آگ میں رکھ دیا اور لوگوں کو مدد کے لئے پکارا۔ جوزف بھی وہاں پر آ گیا۔ دونوں محبت کرنے والے ایک دوسرے کو دیکھ کر بے حد خوش تھے۔ کچھ تسلی ہونے کے بعد پادری صاحب نے جب اپنی کتاب کو دیکھا تو وہ جل رہی تھی۔ جبکہ فینی شرمندگی محسوس کر رہی تھی کہ اتنے زیادہ لوگوں کے سامنے وہ محبت کا اظہار کرتی رہی۔ اس لئے آہستگی سے جوزف کو احتیاط کرنے کا کہا۔ مسز سلپ سلوپ سے بھی بہت اچھے طریقے سے بات کرنے کی کوشش کی مگر نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اس نے جواب بھی دینے سے انکار کر دیا اور کمرے سے چلی گئی۔

13

مسز سلپ سلوپ حسد کی وجہ سے فینی کو پہچاننے سے انکار کر رہی تھی اور پادری صاحب کو کہا کہ اپنے ہر ایک ملازم کو تو یاد نہیں رکھا جا سکتا۔ جوزف نے بھی فینی کا تعارف کروانے کی کوشش کی مگر مسز سلپ سلوپ نے انکار کر دیا۔ مسز سلپ سلوپ کی خواہش تھی کہ جوزف اس کے ساتھ جائے مگر اس نے فینی کے بغیر جانے سے انکار کر دیا۔ مسز سلپ سلوپ اب غصے میں آ چکی تھی اور کہنے لگی کہ لیڈی بوبی کو تمام حالات سے آگاہ کر دیا جائے گا اور وہاں سے چلی گئی۔ دونوں چاہنے والے اپنی شادی کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ پادری صاحب نے کہا کہ شادی کے لئے مناسب وقت کا انتظار کرنا چاہیئے تو دونوں نے اس مشورے کو پسند کیا۔ جب وہاں سے جانے کا ارادہ کیا تو معلوم ہوا کہ ان کے پاس ادائیگی کے لئے رقم ہی نہیں ہے۔ جس پر پادری صاحب نے علاقے کے پادری سے مدد لینے کا فیصلہ کیا۔

14

15

سرائے کی مالکن سمجھتی ہے کہ یہ پادری دوسرے پادری کا بھائی ہے تو اسے بغیر رقم کے جانے کی اجازت دے دیتی ہے۔ مگر اسی وقت جوزف کو یاد آتا ہے کہ اس کا کوٹ دوسرے پادری کے گھر میں رہ گیا ہے۔ سرائے کی مالکن کوٹ کو لینے جاتی ہے تو تمام حالات کا علم ہو جاتا ہے۔ غصے میں کہتی ہے کہ بغیر رقم ادا کئے وہاں سے نہیں جاسکتے۔ اس وقت ایک ریڑی لگانے والے نے ان کے خراب حالات سننے کے بعد انہیں اپنی تمام رقم دے کر مصیبت سے آزادی دلوائی۔

16

دو میل سفر کے بعد ایک معزز شخص سے راستہ دریافت کیا جس نے ان کا بہت خوش مزاجی سے استقبال کیا۔ اس کے حسن سلوک کو دیکھ کر وہ بتاتے ہیں کہ پہلے ان کے ساتھ کتنا برا سلوک ہوا۔ جس پر اس نے بہت ہمدردی کا اظہار کیا۔ انہیں سگریٹ اور شراب پیش کی۔ شراب خانے میں ان کی شاندار آؤ بھگت کی۔ انہوں نے خوب کھایا پیا پھر اس نے کہا کہ اس کے گھر میں بہت سے کمرے خالی ہیں جہاں پر وہ لوگ رک سکتے ہیں۔ سب نے آمادگی ظاہر کر دی۔ یہ بات کہنے کے بعد وہ شخص غائب ہو گیا۔ پادری صاحب اس کی مسلسل تعریف کر رہے تھے جبکہ جوزف سمجھ چکا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ بالآخر پادری صاحب کو بھی ماننا پڑا کہ اس دنیا میں لوگ کتنے برے ہو سکتے ہیں۔ اسی وقت سرائے کے مالک نے انہیں کہا کہ دنیا ایسے لوگوں سے بھری پڑی ہے میں تو پادریوں کی بہت عزت کرتا ہوں کوئی مسئلہ نہیں جب کبھی پیسے ہوں دے دینا۔

17

پھر سرائے کا مالک اس شیطان جاگیردار کے بارے میں بتانے لگا کہ ایک آدمی کو بہت اچھی ملازمت دلانے کا وعدہ کیا مگر اپنے وعدے سے مکر گیا۔ دل برداشتہ ہو کر وہ آدمی برے کاموں میں پڑ گیا اور ملک بدر کیا گیا۔ دوسرا شخص اس کے وعدوں میں آ کر بیماری کی حالت میں جان سے گیا۔ ایک لڑکی کو حاملہ کر دیا۔ وہ حسین لڑکی بعد میں طوائف کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئی۔ کبھی اس آدمی کا اپنا بحری جہاز تھا مگر بحری قزاقوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔

پادری صاحب کو اس کی گفتگو سے علم ہو رہا تھا کہ پادری کتابی باتوں پر اور وہ عملی کاموں پر یقین رکھتا تھا۔ جیسے ہی جوزف اور فینی نے محسوس کیا کہ گفتگو لڑائی میں تبدیل ہو سکتی ہے تو انہوں نے وہاں سے جانے کا ارادہ کیا۔

BOOK III

جوزف اینڈریوز

حصہ سوئم

سرائے یا شراب خانہ جو بھی اسے نام دیا جائے سے وہ لوگ ایسے وقت میں روانہ ہوئے کہ چند میل کے سفر کے بعد ہی رات کا اندھیرا چھا گیا۔ بادلوں کی وجہ سے آسمان پر ستارے بھی نظر نہیں آ رہے تھے۔ اسی وقت فینی نے ہلکی آواز میں جوزف سے کہا کہ وہ بہت تھک چکی ہے اور آرام کرنا چاہتی ہے۔ جوزف نے پادری کو جب کچھ دیر آرام کے لئے کہا تو وہ مکمل طور پر ہشاش

بشاش تھا اور اس چیز پر افسوس کا اظہار کیا کہ اس کے پاس Aeschylus موجود نہیں ہے۔ لیکن جب اسے بتایا گیا کہ رات کے اندھیرے میں تو پڑھائی ہو ہی نہیں سکتی تو اسے کچھ اطمینان حاصل ہوا۔

اندھیرا بہت زیادہ تھا اور فینی کو یقین تھا کہ پادری انہیں نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ پہلی مرتبہ اپنے جذبات کا بھرپور اظہار کرتے ہوئے اپنے بازو جوزف کے گرد لپیٹ دیئے۔ جوزف کو تو جیسے تمام دنیا جہان کی دولت نصیب ہو چکی تھی بے حد خوش تھا۔ پادری کچھ دور مراقبے میں مصروف تھا کہ اسے دور سے ایک روشنی اپنی جانب آتی ہوئی نظر آئی۔ بعد میں وہ رک کر غائب ہو گئی۔ جوزف سے پوچھا کہ کیا اس نے بھی روشنی دیکھی جس نے ہاں میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگرچہ وہ بھوتوں سے ڈرتا نہیں ہے مگر ان پر یقین رکھتا ہے۔ پھر کچھ آوازیں آنے لگیں جو کہ اگرچہ اتنی قریب نہیں تھیں مگر انہوں نے بہت نزدیک ہی محسوس کیں۔ ایک آواز کہہ رہی تھی کہ جیسے ہی وہ سامنے آیا میں قتل کر دوں گا۔ دوسرے نے کہا کہ دو ہفتوں میں بارہ قتل کر چکے ہیں۔

ایڈمز نے گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیا۔ فینی نے بھی وہ آوازیں سن لی تھیں اور شدید خوف کی حالت میں اپنے آپ کو جوزف کے ساتھ سختی سے چمٹا لیا۔ جوزف سوچ رہا تھا کہ اس وقت تو اس کے نصیب جاگ اٹھے ہیں۔ ایڈمز اور پادری کے ہاتھ میں جو معمولی چیزیں آئیں انہیں پکڑ کر مقابلے کے لئے تیار ہو گئے۔ اب ایڈمز کی موجودگی کے باوجود فینی جوزف سے جدا ہونے کے لئے تیار نہ تھی اور کہنے لگی کہ جوزف کے ہاتھوں میں ہی اس کا دم نکلے گا۔ اچانک درجن بھری روشنیاں ان کی جانب آنے لگیں جو بھوت یا اس کی طرح کی محسوس ہو رہی تھیں اور پھر اچانک لڑائی کی آوازیں آنے لگیں۔

کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ مسٹر ولسن کے گھر پہنچ گئے جس نے بہت اچھے طریقے سے استقبال کیا۔ شراب سے لطف اندوز ہونے کے دوران اپنے میزبان سے پوچھا کہ کیا اس علاقے میں آسیب اور بھوت بھی ہوتے ہیں کیونکہ ان کا خیال تھا کہ وہ آوازیں اور لڑائی وغیرہ بوتوں کی وجہ سے ہی ہو رہی تھیں۔ مگر اسی وقت دروازہ بجا اور میزبان کو بتایا گیا کہ بھیڑیں چوری کرنے والوں کے ساتھ چرواہوں کی لڑائی ہو رہی تھی اور ان کی آوازیں اور روشنیاں ہی وہ دیکھ رہے تھے اور جو قتل کی باتیں کر رہے تھے وہ بھیڑوں کے قتل سے متعلقہ تھیں۔

میزبان پادری کے خراب حال کپڑوں کی وجہ سے شک میں پڑ گیا اور اس سے مختلف قسم کے سوالات کیئے۔ جن کے شاندار جواب سے وہ مطمئن ہو گیا۔ فینی نے اب رات میزبان کی بیوی کے ساتھ اس کے بستر پر گزارنی تھی۔ باقی لوگ آتشدان کی آگ کے قریب بیٹھ کر گفتگو میں مصروف ہو گئے۔ میزبان نے اپنے مہمانوں کی آمد کو پسند کیا تھا۔

میزبان نے اپنے بارے میں بتانا شروع کیا کہ بچپن میں اس نے بہت اچھی تعلیم و تربیت حاصل کی جن میں لاطینی اور یونانی زبانوں کا علم بھی شامل تھا۔ 16 سال کی عمر میں ہی باپ کی وفات کی وجہ سے بہت بڑی جائیداد مل گئی تھی۔ لیکن اس وقت اس کی عمر سولہ سال تھی اور پچیس سال سے پہلے اس جائیداد کو استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ باپ کے مرنے کے بعد اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ دی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے اس راستے پر چل پڑا جس سے مستقبل میں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لندن میں بری صحبت میں پڑنے کے بعد ناچ گانے کی محفلوں میں جانے لگا۔ بہت سی عورتوں سے میرے ناجائز تعلقات قائم ہو گئے اور جنسی بیماری کا بھی شکار ہو گیا۔ ایک لڑکی سے شادی کا وعدہ کیا مگر اسے استعمال کرنے کے بعد اسے بھی چھوڑ دیا۔ جس کی وجہ سے اس

میں نے لاٹری کا ٹکٹ خرید ابعد میں علم ہوا کہ اس کا انعام نکل چکا ہے۔ مگر وہ ٹکٹ تو میں پہلے ہی تھوڑی سی رقم کے عوض بیچ چکا تھا۔ پھر ایک ایماندار عورت Hrriet Hearty نے لاٹری سے نکلی ہوئی رقم یہ کہتے ہوئے واپس کر دی کہ اس کے باپ کی لاٹری نکلی۔ مگر اسی دن ان کی وفات ہو گئی اور اب میں یہ رقم تمہیں واپس کر رہی ہوں۔ مجھے آپ کے خراب حالات کا علم ہوا ہے شاید یہ رقم آپ کی زندگی میں کچھ سکون لا سکے۔ خط کے ساتھ دو سو پاؤنڈ کی رقم موجود تھی۔ مجھے اس رقم سے زیادہ بھیجنے والی کا نام پڑھ کر خوشی ہوئی جو دنیا کی حسین ترین اور خوبصورت ترین عورت تھی۔ میں اسے جانتا تھا اور اس سے محبت بھی کرتا رہا مگر اس چیز کا اس سے اظہار نہ کر سکا۔ کئی ہزار مرتبہ میں نے خط میں لکھے ہوئے اس کے نام کو محبت سے پیار کیا۔ میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے رہائی پانے کے بعد میں نے اپنے تمام قرض ادا کئے۔

دونوں نے ملاقات کی اور ایک دوسرے سے محبت کی وجہ سے شادی کر لی۔ ہم یہاں آکر خوشگوار زندگی بسر کر رہے تھے۔ ہمارے تین بچے بھی ہوئے مگر پریشانیاں تو زندگی کا حصہ ہیں۔ پادری نے کہا کہ موت سے فرار ممکن نہیں ہے اور یہ سب کے حصے میں لکھی گئی ہے۔ میزبان نے کہا کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو ہم صبر کر لیتے ہیں۔ مگر میرے بڑے بیٹے کو تو گھر کے دروازے سے جب سے لوگوں نے اغوا کر لیا میں نے اسے بہت تلاش کیا مگر نہ ملا۔ غریب بچہ، کتنا معصوم چہرہ تھا اس کا، بالکل اپنی ماں کی طرح کا۔ یہ بتاتے ہوئے میزبان کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے اور ہمدرد پادری بھی اس کے ساتھ رو رہا تھا۔ میزبان نے کہا تو جناب یہ میری کہانی تھی اگر طویل ہو گئی تو میں معافی کا خواستگار ہوں۔ جس کے بعد اس نے مہمانوں کو ایک اور شراب کی بوتل پیش کی۔

شراب پینے کے دوران انہوں نے دوبارہ گفتگو شروع کی تو پادری نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے کہ اس کا بیٹا کوئی عظیم شخص، بادشاہ وغیرہ بن چکا ہو۔ میزبان نے کہا کہ ہزاروں لوگوں میں سے وہ اپنے بیٹے کو اس کے سینے پر موجود سٹرابری کے نشان سے پہچان لے گا۔ پادری نے بتایا کہ اس کے گیارہ بچوں میں سے اب صرف 6 زندہ ہیں وہاں سنجیدگی بھی تھی اور خوشی بھی۔

کمرے میں جب میزبان ولسن نے فینی کے حسن کو دیکھا تو بہت متاثر ہوا۔ میزبان اپنے ہمسایوں غیرہ کی مدد بھی کرتے تھے جس سے مہمان بہت متاثر ہوئے۔ علاقے کا جاگیر دار بہت خراب ہے جس نے میزبان کی بیٹی کا پالتو کتا گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کی موت کی وجہ سے سب لوگوں نے ہی تکلیف اور اداسی محسوس کی۔ بدمعاش جاگیر دار سے لڑائی بھی نہیں کی جاسکتی تھی۔ مہمان میزبان سے جدا ہوتے ہوئے اس کی تعریف کرنے پر مجبور تھے۔

سفر کے دوران گفتگو کا موضوع گورنمنٹ اور پرائیویٹ اسکولوں کی تعلیم سے متعلق تھا۔ جوزف کے نزدیک پرائیویٹ اسکول بہتر تعلیم دے رہے تھے۔ جبکہ پادری کے نزدیک گورنمنٹ سکولوں کی کارکردگی بہتر تھی۔ کہ دینی تعلیم نہ ملنے سے بہتر ہے کہ انسان تعلیم حاصل نہ ہی کرے۔ جب جوزف نے دیکھا کہ ایڈمز کا مزاج خراب ہو رہا ہے تو اس سے معذرت طلب کی۔

سفر کے دوران ایک خوبصورت مقام پر پہنچے تو مسٹر ولسن نے کھانے کو جو کچھ دیا تھا وہاں بیٹھ کر وہ کھانے کا ارادہ کیا۔ کھانے کے ساتھ سونے کا ایک سکہ بھی انہیں ملا۔ پادری نے کہا کہ شاید یہ ولسن کی غلطی کی وجہ سے رہ گیا ہو گا اور اسے واپس کرنا چاہیئے۔ جبکہ جوزف کا خیال تھا کہ نیک میزبان ہماری مدد کرنے کا خواہشمند تھا اس لئے سونے کا سکہ ہماری مدد کے لئے خاموشی سے رکھ دیا ہو گا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد پادری جب سو گیا تو جوزف اور فینی ایک دوسرے کے قریب آکر گفتگو میں مصروف ہو گئے۔ شکاری کتوں کے بھونکنے کے بعد ایک خرگوش ان کے پاس آیا۔ اس سے پہلے کہ فینی مدد کرتی شکاری کتوں نے اسے ختم کر دیا۔ ان لوگوں کے سامان کو بھی خراب کرنے کے بعد پادری پر حملہ کیا تو وہ جان بچا کر بھاگا۔ کتوں کے بدمعاش مالک اس نظارے کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے اور کتوں کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔ مگر جوزف کو غصہ آچکا تھا۔ ایک لکڑی کے ساتھ کتوں کو مارنا شروع کیا کئی مارے گئے اور باقی بھاگ گئے۔ جاگیردار وہاں پہنچ گیا اور اپنے کتوں کے مرنے پر شدید غصے کا اظہار کیا۔

پادری کی وجہ سے پریشان فینی اسی وقت وہاں پر آئی تو جاگیردار نے اس کی خوبصورتی کو دیکھا اور دل میں اسے حاصل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ چالاکی کے ساتھ سب لوگوں کو اپنے گھر میں آنے کی دعوت دے ڈالی۔ پہلے تو پادری نے منع کیا مگر زیادہ اصرار پر حامی بھر لی۔ گھر کی جانب سفر کے دوران بھی جاگیردار اور دوسرے لوگوں کی نظریں فینی کے حسن پر ہی تھیں۔

گھر میں بھی بدمعاش اور بدکردار جاگیردار نے فینی کے قریب آنے کی کوشش کی مگر اس نے اس چیز کی اجازت نہ دی۔

جاگیردار نے کھانے کی دعوت میں اپنے بگڑے ہوئے دوستوں کو بھی بلایا۔ جن میں معمولی افسر، کھلاڑی، شاعر، گھٹیا ڈاکٹر، موسیقی بجانے والا اور رقص دکھانے والا شامل تھے۔ کھانے کے دوران وہ مسلسل پادری کی بے عزتی کرتے رہے۔ غلط رویہ کی وجہ سے انہوں نے وہاں موجود ملازموں کے روکنے کے باوجود دوبارہ سفر کا آغاز کیا اور ایک سرائے میں پہنچ کر کھانے اور شراب سے لطف اندوز ہوئے۔ بھوک کی وجہ سے انہیں کھانا بہت شاندار لگا۔

وہاں پر موجود ایک رومن پادری سے پادری ایڈمز کی گفتگو شروع ہوئی۔ جس کا موضوع دولت کے ساتھ آنے والی برائیاں تھا۔ پادری ایڈم نے دنیا کی چیزوں سے نفرت کے بیان پر ایک لمبا خطبہ دیا۔ رومن پادری نے اس سے ادھار مانگ لیا۔ پادری ایڈمز نے کہا کہ میرے پاس جو رقم ہے اسے آدھا آدھا تقسیم کر لیتے ہیں مگر اس کی رقم تو جاگیردار کے گھر میں ہی نکال لی گئی تھی۔ جس پر رومن پادری نے کہا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

صبح ہونے کے قریب جب جوزف فینی کے خوابوں میں مگن تھا تو زوردار طریقے سے دروازہ بجایا گیا۔ جوزف نے خیال کیا کہ

اس سرائے میں موجود ایک شاعر جو ڈرامے بھی لکھتا تھا اور ایک اداکار بھی موجود تھا۔ شاعر کا کہنا تھا کہ اچھے اداکار نہ ہونے کی وجہ سے ڈرامے مقبول نہیں ہوتے۔ جبکہ اداکار کی رائے موجودہ اداکاری تو بہتر ہے مگر شیکسپیئر جیسے ڈرامانگار موجود نہیں ہیں۔ اسی بحث کے دوران دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔

جوزف کو ہوش آیا تو اپنی محبت فینی کو یاد کرنے کے بعد چیخ و پکار شروع کر دی۔ جس پر پادری نے کہا کہ یقینی طور پر وہ ایک نیک عورت تھی جو تم سے جدا ہو چکی ہے۔ لیکن ہمارے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کے حکم سے ہوتا ہے اور اس کے فیصلوں پر ہم شکایت نہیں کر سکتے۔ جوزف کے اوپر ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے تسلی کی ضرورت ہے کہ میری محبت مجھے واپس مل جائے گی۔ پھر شکر کے ڈرامے میتھ کی کچھ سطور وہ پڑھتا ہے کہ مجھے ایک مرد کی طرح بہادری سے اپنی پریشانی اور غم کو برداشت کرنا پڑے گا۔ لیکن پادری کو ان الفاظ میں بھی خدا سے دوری کا احساس ہو رہا ہے۔

جاگیردار کے غنڈوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے فینی شدید چیخ وپکار کر رہی تھی۔ جب کہ کپتان اسے بتا رہا تھا کہ جاگیردار بہت امیر انسان ہے اور اسے بھی دولت مند کر دے گا۔ وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ اسے جوزف سے بہت زیادہ محبت ہے۔ کپتان نے اسے کہا کہ جلد ہی وہ اپنی عزت سے محروم ہو جائے گی۔ فینی چیخ وپکار کرنے کے بعد خدا سے مدد مانگنے لگی۔ لیڈی بوبی کے گھر کا نگران Peter Punce اسے دیکھ لیتا ہے اور پہچاننے کے بعد اس کی مدد کرتا ہے۔ کپتان کو گرفتار کر لیا گیا اور سرائے کی جانب سفر شروع کیا۔ شاعر اور اداکار نے حالات تبدیل ہوتے دیکھے تو وہاں سے بھاگ کر جان بچائی۔ جوزف نے کپتان کو لڑائی کی دعوت دی جو اس نے قبول نہ کی تو اسے خوب مارا۔ Peter Punce نے فینی کو گاڑی میں بیٹھنے کے لئے کہا تو اس نے انکار کر دیا اور جوزف کے گھوڑے پر بیٹھ گئی۔ پادری Peter Punce کی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ دونوں کے درمیان سخاوت پر بحث شروع ہو گئی۔ پادری اپنی بے عزتی محسوس کرتے ہوئے گاڑی سے نیچے اتر گیا اور باقی راستہ جوزف اور فینی کے ساتھ طے کیا۔

BOOK 4

جوزف اینڈریوز

حصہ چہارم

لیڈی بوبی ایک طویل عرصے کے بعد اپنی جاگیر میں واپس آ رہی تھی تو اس نے جوزف اور دوسرے تمام لوگوں کو بھی دیکھ لیا۔ پہلے تو اس کے گال سرخ ہو گئے لیکن پھر مرجھا گئے۔ حیران ہو کر اپنی گاڑی کو روکنے کا حکم دینے والی تھی مگر پھر اپنے آپ پر قابو پا لیا۔ اس کے استقبال کے لئے چرچ کی گھنٹیاں بجائی جا رہی تھیں اور وہ غریب لوگ جن کا کرایہ لندن میں لیڈی بوبی کے پاس پہنچ رہا تھا خراب حالت ہونے کے باوجود اس کے حق میں نعرے لگا رہے تھے۔ غریب تو اپنے مالک کو دیکھ کر ہی خوش ہو جاتا ہے۔

پادری ایڈمز کو دیکھ کر لوگ حقیقی معنوں میں خوش ہوئے تھے اور اس کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ وہ بھی ہر ایک سے ہاتھ ملاتے ہوئے اس کی خیریت دریافت کر رہا تھا۔ اس کے چہرے سے حقیقی خوشی نمایاں تھی۔ جوزف اور فینی کو بھی دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا گیا۔ استقبال کرنے والے تمام لوگوں کو پادری اپنے گھر میں لے گیا اور جتنا اس کے لئے ممکن تھا لوگوں کی خاطر تواضع کی۔

لیڈی بوبی کے دل میں تیر سوچ سے زیادہ گہرائی تک چبھا ہوا تھا۔ جس کا زخم اتنی آسانی سے مندمل ہونا ممکن نہ تھا۔ جوزف کے بارے میں کبھی سوچنے لگتی کہ وہ مذہبی اور شرمیلا انسان ہے اسے نوکری سے نہیں نکالنا چاہیئے تھا۔ کبھی اس کے لئے محبت سر اٹھاتی تو کبھی شدید نفرت محسوس کرنے لگتی اور اپنے غرور کی وجہ سے اس میں خامیاں نظر آنے لگتیں۔

مسز سلپ سلوپ کو طلب کر لیا اور کپڑے تبدیل کرتے ہوئے پوچھنے لگی کہ کیا اس کے احکامات کے مطابق جوزف کو فارغ کر دیا گیا تھا۔ مسز سلپ سلوپ نے کہا کہ وہ پہلے بھی یہ بات بتا چکی ہے کہ احکامات پر عمل درآمد کر دیا گیا ہے۔

اس کے بعد اس کا رویہ کیسا تھا۔ لیڈی بوبی نے پوچھا۔

مسز سلپ سلوپ نے چیخنے کے انداز میں جواب دیا ایسا شاندار کہ ہر دیکھنے والا متاثر ہو گیا۔ اسے یہاں سے رخصت کرتے ہوئے بہت کم رقم دی گئی کیونکہ اس کی تنخواہ کا بڑا حصہ اس کے ماں باپ کو دے دیا جاتا تھا۔ اگر اس کا ایک ساتھی اسے کپڑے نہ دیتا تو اسے تو غربت کی وجہ سے ننگے ہی رخصت ہونا پڑتا۔ دوسرے کے کپڑوں میں بھی بہت وجیہ نظر آرہا تھا اور آہ بھرتے ہوئے کہنے لگا کہ اس نے جان بوجھ کر کوئی ایسی حرکت نہیں کی جس سے اس کی مالکن ناراض ہوں۔ پھر اس نے خدا سے دعا کی کہ آپ ہمیشہ خوش رہیں کیونکہ اس کے نزدیک آپ دنیا کی بہترین خاتون تھیں۔ اگرچہ اس کے دشمنوں کے کہنے پر آپ نے

لیڈی بوبی نے کہا پھر تم نے کیوں اسے نکالنے کا مشورہ دیا تھا۔ جس پر مسز سلپ سلوپ نے کہا کہ یہ تو مجھ پر سراسر الزام ہے میں تو اسے بچانے کی خواہشمند تھی لیکن آپ کا غصہ دیکھ کر خاموش ہو گئی اور مجھ جیسے بلند مرتبہ ملازموں کو ایسے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیئے۔ لیڈی بوبی نے غصے میں کہا کہ تمہاری باتوں کی وجہ سے ہی تو مجھے اس غریب پر غصہ چڑھا تھا۔

اگلی اتوار کو جب لوگوں نے لیڈی بوبی کو چرچ میں دیکھا تو حیران ہوئے۔ چرچ میں عبادت کے دوران بھی وہ پادری سے زیادہ جوزف کو دیکھتی رہی اور جیسے ہی پادری نے جوزف اور فینی کی شادی کے بارے میں تذکرہ کیا تو اسے شدید غصہ چڑھ گیا۔ کیونکہ دراصل وہ خود جوزف کو حاصل کرنا چاہتی تھی۔

غصے کی حالت میں گھر پہنچ کر مسز سلپ سلوپ کو طلب کیا اور اس سے جوزف اور فینی کے بارے میں ایک ایک چیز دریافت کی۔ سب کچھ سمجھتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات مسلسل تبدیل ہوتے رہے اور فوری طور پر پادری ایڈمز کو اپنے پاس طلب کر لیا۔

پادری سے پوچھا کہ ایک ایسے شخص کو جسے میں نے گھر سے نکالا تم نے اتنی زیادہ عزت کیوں دی۔ اس نے کہا کہ مجھے تو جوزف کی کسی برائی کا علم نہیں۔ فینی کی بھی بہت زیادہ تعریف کی۔ لیڈی بوبی کا کہنا تھا کہ فضول اور احمقانہ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ آوارہ گرد لوگوں کو جن کے پاس کمائی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے انہیں بھکاری پیدا کرنے کی اجازت بالکل نہیں ہونی چاہیئے اور اب ان دونوں کی شادی کا اعلان نہیں ہونا چاہیئے۔ پادری نے وکیل کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ چرچ میں ایک سال خدمت کے بعد کوئی بھی وظیفے کا حقدار ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے کہ دو انسان غریب ہیں ان کی شادی نہیں روکی جا سکتی۔

لیڈی بوبی نے اس سے کہا کہ آقا کی نافرمانی کرنے کی صورت میں اسے نوکری سے نکالا جا سکتا ہے۔ پادری نے احترام سے جواب دیا کہ اس کا آقا تو خدا ہے جس کی خدمت کو وہ جاری رکھے گا اور جو اسے کبھی نہیں نکالے گا۔ لیڈی بوبی نے اس پر مزید الزامات لگائے کہ وہ خوبصورت لڑکیوں کے ساتھ گھومتا ہے۔ جس پر اس نے کہا کہ تحقیقات کے بعد میری سچائی کا آپ کو علم ہو جائے گا۔

بعد میں وکیل سکاؤٹ کے ساتھ لیڈی بوبی نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس نے پادری کو غلط مشورہ دیا۔ جس پر اس نے کہا کہ اس نے تو قانون کی بات کی تھی لیکن وہ کوئی راستہ نکالتے ہوئے دونوں کی شادی رکوا دے گا۔ اور پھر مسز سلپ سلوپ نے اپنی مالکن کو بتایا کہ جوزف اور فینی کو وکیل سکاؤٹ نے اپنے کھیت میں چوری کے الزام میں گرفتار کروا دیا ہے اور اب انہیں پھانسی کی سزا دی جائے گی۔ لیڈی بوبی جو ابھی بھی جوزف سے محبت کر رہی تھی یہ سن کر پریشان ہو گئی۔ اسی وقت اس کا بھتیجا جاگیردار بوبی اپنی بیوی کے ساتھ وہاں پہنچ گیا جو تمام دنیا میں اپنی نیکی کے لئے مشہور پامیلا تھی۔ جوزف چونکہ پامیلا کا بھائی تھا اس لئے جاگیردار بوبی نے اب اسے اپنا رشتہ دار خیال کرتے ہوئے بچانے کا فیصلہ کیا۔ ان پر بہت معمولی الزام تھا اس لئے اس کے کہنے پر ملزمان اس کے حوالے کر دیئے گئے۔ اچھے کپڑے پہنا کر واپس لیڈی بوبی کے پاس لایا۔ جس نے جوزف کو تو قبول کر لیا مگر فینی کو اپنے گھر میں داخلے کی اجازت نہ دی۔ جس پر اسے پادری صاحب کے پاس ٹھہرایا گیا۔

بہن بھائی جوزف اور پامیلا بہت عرصے بعد ملے تو خوشی کے آنسو ان کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔ جوزف نے اس رات کو فینی سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ انتظار کرتی رہی مگر لیڈی بوبی اور دوسرے لوگوں نے بہت زیادہ اصرار کر کے جوزف کو اپنے

پاس روک لیا تھا۔ مگر دوسرے دن صبح وہ اپنی محبت سے ملنے گیا اور دونوں دیر تک باتیں کرتے رہے۔ پادری صاحب نے بھی منگل کے دن ان کی شادی کی حامی بھر لی اور جوزف خوشی خوشی واپس لیڈی بوبی کے گھر چلا گیا۔

لیڈی بوبی اور مسز سلپ سلوپ کے درمیان جوزف کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ مسز سلپ سلوپ نے جوزف کی بہت تعریف کی جس پر دونوں کے درمیان لڑائی ہو گئی۔

لیڈی بوبی کی خواہش تھی کہ کسی طریقے سے بھی جوزف کو حاصل کرے۔ اپنے بھتیجے سے کہا کہ اب جوزف اس کا رشتہ دار ہے تو فینی جیسی لڑکی سے شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ جس پر اس کے بھتیجے نے جوزف کو سمجھانے کی کوشش کی۔ خوبصورتی کے ساتھ بہت سی چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں اس لئے اس لڑکی سے شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ جس پر جوزف نے کہا کہ وہ تو بہت سی خوبیوں کی مالک ہے۔ جس طرح جاگیر دار بوبی نے ایک نیک لڑکی پامیلا سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا اسی طرح وہ بھی ایک اچھی لڑکی سے شادی کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے اور ہر صورت میں اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ بہن پامیلا نے بھی اپنے بھائی کو اس شادی سے رکنے کا مشورہ دیا۔ جس پر جوزف نے کہا کہ پیاری بہن فینی بھی تمہاری طرح اعلی کردار کی لڑکی ہے۔ بہن اس کے جواب سے خوش نہیں تھی۔

جس وقت فینی گھر کے باہر جوزف کا انتظار کر رہی تھی تو ایک امیر نوجوان اپنے ملازم کے ساتھ وہاں آیا۔ فینی کے حسن سے اتنا متاثر ہو گیا کہ اس کا بوسہ لینے کی قسم کھائی۔ بات کو ختم کرنے کے لئے اس نے بوسہ دے دیا جس پر وہ نوجوان اپنی حد سے

پادری اور اس کی بیوی ایک طویل بحث میں مشغول تھے جس وقت دونوں محبت کرنے والے جوزف اور فینی ان کے پاس پہنچ گئے۔ بحث کا موضوع بھی وہی تھے کیونکہ پادری صاحب کی بیوی کی خواہش تھی کہ ان کے خاندان کو کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا

پڑے جس کے ساتھ اپنے بچوں کے اچھے مستقبل کی بھی خواہش مند تھی۔ طویل عرصے سے دل میں یہ سوچ تھی کہ اس کی

جیسے ہی جوزف نے کہا کہ وہ جلدی شادی کا خواہشمند ہے تو پادری نے ناراضگی سے کہا کہ جلد بازی تو شیطان کرتا ہے تمہیں تو خدا پر یقین رکھنا چاہیئے۔ اسی وقت ایک ہمسائے کی زبانی علم ہوا کہ پادری کا بیٹا پانی میں ڈوب گیا ہے۔ پادری پر تو جیسے قیامت ٹوٹ پڑی اور بہت زیادہ چیخ و پکار اور افسوس کا اظہار کرنے لگا۔ لیکن جلد ہی بیٹا اس کے پاس موجود تھا جس نے بتایا کہ اسے ایک پھیری والے نے بچالیا ہے۔ یہ سن کر پادری کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ جب حالت بحال ہوئی تو دوبارہ جوزف کو سمجھایا کہ اگر تم حقیقی خوشی حاصل کرنے کے خواہش مند ہو تو جذبات کی روح میں نہیں بہنا چاہیئے۔ جوزف اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور تھا کہنے لگا کہ دوسروں کو مشورہ دینا بہت آسان ہے خود اس پر عمل کرنا بہت مشکل۔ جیسا کہ پادری صاحب کے اپنے بچے

کے ڈوبنے اور دوبارہ اس کے ملنے پر ہو گئی تھی۔ پادری صاحب نے بلند آواز سے کہا کہ اپنے اس سے بڑی عمر کے انسان کو مشورہ دینا کوئی عقلمندی نہیں۔ تمہیں کیا پتہ باپ کی محبت کیا ہوتی ہے اور بچے کی محبت میں کیا حالت ہو سکتی ہے۔ جوزف نے کہا تو سوچیں کہ جتنی آپ اپنے بچے سے محبت کرتے ہیں میں اتنی ہی فینی سے۔ پادری نے جواب دیا کہ یہ بالکل غلط چیز ہے اور تمہیں اپنے آپ پر قابو رکھنا چاہیئے۔ دونوں میں دیر تک اس چیز کے متعلق بحث ہوتی رہی۔ پادری صاحب کی بیوی نے درمیان میں دخل اندازی کرتے ہوئے کہا کہ اس کا شوہر صحیح بات نہیں کر رہا اور دو محبت کرنے والوں کی شادی ہو جانی چاہیئے۔

Beau Didapper ایک چھوٹے قد کا نوجوان تھا۔ سر پر بہت تھوڑے بال تھے جسم کمزور تھا۔ بزدل اور منافق انسان تھا مگر امیر ہونے کی وجہ سے کپڑے شاندار پہنتا تھا اور ہمیشہ عورتوں کے چکر میں رہتا۔ اس سے لیڈی بوبی جب فینی کے حسن کی تعریف سنتی ہے تو سوچتی ہے کہ ان دونوں کی شادی کروا دینی چاہیئے جس سے جوزف اس کے قریب آ سکتا ہے۔ Beau Didapper اگر قیمتی تحفے اور وعدے فینی سے کرے گا تو وہ جوزف کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ وہ پادری کے گھر گئی جہاں پادری اور اس کی بیوی نے لیڈی بوبی کا بہت زیادہ استقبال کیا۔

لیڈی بوبی نے Beau Didapper کو فینی کے نزدیک جانے کا موقع دینے کے لئے پادری صاحب کے بیٹے کو کہا کہ وہ کہانی سنائے جس نے Leonard اور Paul دو دوستوں کی کہانی سنائی۔ Paul اپنے دوست کے گھر جاتا ہے تو جلد ہی اندازہ لگا لیتا ہے کہ اس کا دوست اور اس کی بیوی ہمیشہ ایک دوسرے کی کاٹ کرتے ہیں۔ Paul نے دونوں کے ساتھ برابر کا رویہ رکھا اور اکیلے میں دونوں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ایک دوسرے کی بات ماننے سے ہی گھر میں سکون قائم رہ سکتا ہے۔ کہانیاں سنانے کے دوران

Beau Didapper نے فینی کی خواہش نہ ہونے کے باوجود اس کے قریب آنے کی کوشش کی تو جوزف کو غصہ چڑھ گیا۔ اسے تھپڑ مارا جس کی وجہ سے دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ پادری نے درمیان میں آ کر لڑائی کو روکا مگر اب وہاں ہر کوئی پریشان تھا۔ فینی بھی پریشان ہو چکی تھی۔ لیڈی بوبی اور اس کا بھتیجا جوزف کو برا بھلا کہہ رہے تھے جبکہ پادری جوزف کے حق میں بول رہا تھا۔ یہ سن کر اس کی بیوی اسے سنانے لگی تو لیڈی بوبی نے اس بات کو پسند کیا۔ پامیلا بھی فینی کو غلط کہہ رہی تھی۔ فینی کے آنسو بہہ رہے تھے جوزف نے اسے تسلی دی۔ پادری کی بڑی بیٹی جوزف کو پسند نہیں کر رہی تھی لیکن پادری اور اس کا بیٹا جوزف کی طرف داری کر رہا تھا۔

پھیری والے نے جوزف اور پادری کی کئی مرتبہ مدد کی ہے۔ اس لئے جوزف جب جارج نامی سرائے سے دعوت کے Pedlar لئے کھانا منگوانا ہے تو پھیری والے کو بھی دعوت میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس نے جب پہلی مرتبہ لیڈی بوبی کے شاندار گھر کو دیکھا تھا تو اس میں دلچسپی لے رہا تھا۔ پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ سر تھامس کی بیوہ ہے۔ مزیدار کھانا کھانے کے بعد اس نے

بتانا شروع کیا کہ بہت پہلے وہ آرمی میں بینڈ بجانے کا کام کرتا تھا۔ تیس سال کی ایک عورت سے ملاقات ہوئی جو زیادہ

خوبصورت نہیں تھی۔ وہاں موجود لوگوں میں صرف میں ہی کنوارا تھا تو اس سے شادی کر لی۔ دونوں اچھی اور محبت بھری جوزف یہ بات سن کر بہت پریشان ہو گیا کیونکہ پامیلا تو اس کی بہن تھی۔ اس طرح تو وہ فینی کا بھی بھائی بن چکا تھا۔ جوزف اور فینی سخت تکلیف میں تھے جبکہ پادری خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ بہن بھائیوں کی شادی کروا کر جو بڑا گناہ ہونے والا تھا اس سے بچ گیا۔

لیڈی بوبی گھر واپس آنے کے بعد اپنے بستر پر جوزف کو یاد کر کے کبھی غصے میں آ جاتی اور کبھی اس سے محبت کا اظہار کرنے لگتی۔ مسز سلپ سلوپ کو بلا کر کہنے لگی کہ دیکھو کتنا حسین نوجوان ہے فینی کو اسے حاصل کرنے کا حق نہیں۔ اسے تو جاگیر دار ہونے کے بعد میرے پاس موجود ہونا چاہیئے تھا۔ بلکہ اس زمانے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ اس سے شادی کرنے کی خواہش

Beau Didapper رات کے تین بجے بھی فینی کو حاصل کرنے کی خواہش میں جاگ رہا تھا۔ اپنے ملازم سے معلوم کر لیا کہ وہ کہاں پر سوئی ہوئی ہے اور بہت مختصر کپڑوں کے ساتھ اس کے کمرے کی طرف بالکل خاموشی کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ بغیر آواز کے اس کے دروازے کو کھولا اور اس کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ ایک حسین لڑکی کے کمرے میں جیسی سہانی خوشبو ہونی چاہیئے تھی وہ اس کے نتھنے محسوس نہیں کر رہے تھے. کمرے میں بالکل اندھیرا تھا اس لuے چیزوں کو ٹٹولتا ہوا بستر کو

ڈھونڈنے لگا. بستر کے قریب جانے کے بعد چونکہ اسے آواز تبدیل کرنے میں مہارت حاصل تھی اس لئے جوزف کی آواز میں کہنے لگا

فینی میری حور پری۔

یہ پتہ چل گیا ہے کہ رات کو جو بہن بھائی کی کہانی سنی تھی وہ بالکل غلط تھی۔ سچائی تو یہ ہے کہ ہم بہن بھائی نہیں ہیں بلکہ میں تمہارا سچا عاشق ہوں اور تم سے مسرت حاصل کرنے میں ایک لمحہ مزید انتظار نہیں کر سکتا۔ تم تو جانتی ہو کہ تم سے شادی کرنے کا میرا کتنا پکا ارادہ ہے تمہارے حسن کا میں مکمل حق دار ہوں۔

یہ کہنے کے بعد چند کپڑے جو جسم پر موجود تھے اتار دیئے۔ بستر میں گھس کر اپنی حور پری کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ ایک طرف تو پریشانی تھی کہ اس کی حور پری کوئی جواب نہیں دے رہی تھی اور دوسری طرف اس بات سے خوش تھا کہ دوسری طرف سے بھی شدید جذبات کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ مگر کچھ دیر بعد ہی دونوں کو اپنی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ دراصل وہ مسز سلپ سلوپ کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا اور دوسری طرف مسز سلپ سلوپ کو بھی جلد ہی اندازہ ہو گیا کہ وہ جوزف نہیں ہے۔

Didapper کو جیسے ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا اس نے بھاگنے میں ہی عافیت محسوس کی۔ جتنی تیزی کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا اتنی تیزی کے ساتھ ہی بھاگنے کی کوشش کی لیکن مسز سلپ سلوپ نے اسے فرار ہونے کی اجازت نہ دی۔ پہلے تو وہ سمجھی کہ جوزف ہے تو اپنی پاکیزگی اور پاکدامنی کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئی مگر جب دیکھا کہ یہ تو کوئی دوسرا فرار ہو رہا ہے تو موقع ہاتھ آ گیا کہ لیڈی بوبی کو اپنی پاکدامنی کا یقین دلا سکے۔ تو بھاگتے ہوئے Didapper کی قمیض پکڑ کر شور مچانا شروع کر دیا۔

بدمعاش کو پکڑو۔

یہ میری پاکدامنی کو برباد کر رہا ہے۔

شاید میری نیند کے دوران مجھے برباد کر چکا ہے۔

میں اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کا بدلہ لوں گی۔

تمہیں عدالت تک لے کر جاؤں گی۔

Didapper جتنا زیادہ اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کرتا وہ اتنی ہی سختی سے اسے پکڑ لیتی اور بلند آواز سے چیختی۔

قتل قتل

چوری چوری

تباہی

یہ الفاظ سننے کے بعد پادری ایڈمز جو ساتھ کے کمرے میں ہے بہن بھائی ہونے کے واقعات پر غور کر رہا تھا۔ چھلانگ مار کر اپنے بستر سے نکلا اور بغیر کپڑوں کے چیخوں کی آواز کی جانب بھاگا۔ مسز سلپ سلوپ Didapper کی قمیض تقریباً پھاڑ چکی تھی۔

پادری نے بستر پر چھلانگ لگائی Didapper کو عورت سمجھتے ہوئے بچا لیا اور مسز سلپ سلوپ کو چڑیل سمجھتے ہوئے پکڑ لیا۔ مسز سلپ سلوپ کی ایسی مرمت کی کہ وہ بے ہوش ہونے والی ہو گئی۔ پادری اب اس کے اوپر چڑھ کر اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا۔ جو بمشکل سانس لیتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ میں عورت ہوں مگر پادری اسے چڑیل سمجھتے ہوئے اس کی مرمت کئے جا رہا تھا۔ اب وہ اتنی بلند آواز سے چیخ رہی تھی کہ تمام گھر میں چیخ کی آواز گونجنے لگی۔ جب کہ پادری اس کے بال پکڑ کر کھینچ رہا تھا۔

لیڈی بوبی بھی پہلی آواز کے ساتھ ہی اس کمرے کی طرف روانہ ہو چکی تھی اور اب وہاں پہنچ گئی۔ اس وقت تک پادری کو بھی جسمانی ساخت کی وجہ سے احساس ہو چکا تھا کہ وہ ایک عورت کے ساتھ نبرد آزما ہے۔ مگر پھر بھی اسے چڑیل ہی خیال کرتا رہا۔ مسز سلپ سلوپ نے لیڈی بوبی کو دیکھا تو ان سے مدد کی درخواست کی۔ پادری مکمل طور پر بے لباس تھا اور لیڈی بوبی اسے دنیا کا گھٹیا ترین شیطان مرد کہہ رہی تھی۔ پادری کو بھی روشنی کی وجہ سے مسز سلپ سلوپ بھی نظر آ گئی اور یہ بھی کہ وہ مکمل بے لباس ہے۔ جلدی سے چادر کو اوڑھا اور مسز سلپ سلوپ سے ہزار مرتبہ معافی کا طلبگار ہوا۔ لیڈی بوبی کو جب تمام حالات کا علم ہوا تو پادری سے کہا کہ جا کر سو جائیں۔ دراصل اسے Didapper کی کچھ اشیاء مل گئی تھیں جس سے صورتحال کا اندازہ ہو گیا۔ فینی اپنے برے حالات کی وجہ سے دنیا جہاں سے بے خبر گہری نیند سو رہی تھی۔ تمام شور و غل سے بھی اس کی آنکھ نہیں کھلی۔ پریشان حال پادری اپنے کمرے کی طرف گیا تو بھول کر فینی کے کمرے میں پہنچ گیا۔ اب وہ فینی کے ساتھ لیٹا ہوا تھا اس چیز سے بے خبر کہ دنیا جہان کے حسن کے ساتھ موجود ہے۔

اس کی مسحور کر دینے والی سانسوں کا بھی احساس نہیں تھا۔ کچھ دیر بعد وہ سو گیا۔

صبح کی پہلی کرن کے ساتھ جوزف کو اپنی محبوبہ کا خیال آیا تو اس کے دروازے کو بجایا۔ پادری نے کہا جو کوئی بھی ہے ادھر آ جاؤ۔ جوزف سمجھا کہ غلط دروازے پر آ گیا ہے مگر چونکہ آواز پادری کی تھی اس لئے اپنا دوست سمجھتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔ سب سے پہلے نظر کرسی پر موجود کچھ زنانہ چیزوں پر پڑی۔ ٹھیک اسی وقت فینی کی آنکھ بھی کھلی ہاتھ پھیلایا تو پادری کی داڑھی ہاتھ میں آ گئی تو اچانک ہوش میں آ کر چیخ ماری۔ ہائے میں مر گئی میں کدھر ہوں

پادری نے بھی گھبرا کر کہا خدا میری حفاظت کرے میں کہاں پر ہوں

وہ دونوں جب بستر سے باہر آئے تو

جوزف حیران پریشان کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

پادری نے کہا یہ میرے کمرے میں کس طرح آ گئی۔

جوزف نے پریشانی کی حالت میں کہا اور تم اس کے کمرے میں کس طرح آ گئے۔

پادری نے کہا میں مذہبی انسان ہوں اور میرے ساتھ ٹھیک نہیں ہو رہا۔

جوزف پادری پر بہت زیادہ یقین رکھتا تھا اور اس کی محبوبہ نے بھی کہا کہ اس کے ساتھ کچھ برا نہیں ہوا تو اس کے غصے میں کچھ کمی واقع ہوئی۔ لیکن پھر بھی پریشان تھا۔ پادری نے تمام واقعات سے آگاہ کیا جس کے بعد جوزف کو احساس ہو گیا کہ پادری سے انجانے میں غلطی ہوئی ہے۔ بعد میں اپنا لباس تبدیل کرتے ہوئے پادری کہہ رہا تھا کہ چڑیلوں سے انکار نا ممکن ہے۔

جوزف اور فینی فیصلہ کر چکے تھے کہ اگر بہن بھائی ہونے کی وجہ سے وہ شادی نہ کر سکے تو تمام زندگی بغیر شادی کے ہی بسر کریں گے۔

دوسرے دن صبح جوزف کے والدین مسٹر اینڈ مسز اینڈریوز Gaffar and Gammar Andrews وہاں آ گئے۔ مسٹر اینڈ مسز اینڈریوز نے کہا کہ پامیلا اور جوزف ہمارے دو ہی بچے ہیں۔ یہ سننے کے بعد دونوں محبت کرنے والے بے حد خوش تھے۔ پھر مسز اینڈریوز اچانک فینی کو بہت زیادہ محبت کرتے ہوئے کہنے لگی کہ یہ میری بیٹی ہے۔ یہ پیدا ہوئی تو ایک جپسی نے اسے اغوا کر کے اپنا ایک انتہائی کمزور بچہ اس کی جگہ رکھ دیا۔ لگتا تھا کہ وہ جلد ہی مر جائے گا۔ میرا شوہر اس وقت ملازمت پر گیا ہوا تھا۔ اس کی واپسی پر اسے کچھ نہیں بتایا اور ہم اس لڑکے کو اپنے بچے کی طرح ہی پالتے رہے۔

جو انتہائی صحت مند نکلا یعنی جوزف۔

جوزف کے سینے پر سرخ اسٹرابری کے نشان نے فوری طور پر بتا دیا کہ وہ مسٹر ولسن کا بیٹا ہے اور اسے بہت زیادہ پیار کرنے

کینٹربری ٹیلز

چاسر

سید عرفان علی

انگریزی کی قدیم ترین نظم

بیوولف

سید عرفان علی